یسوع مسیح
اسرائیل کی سات عیدوں میں

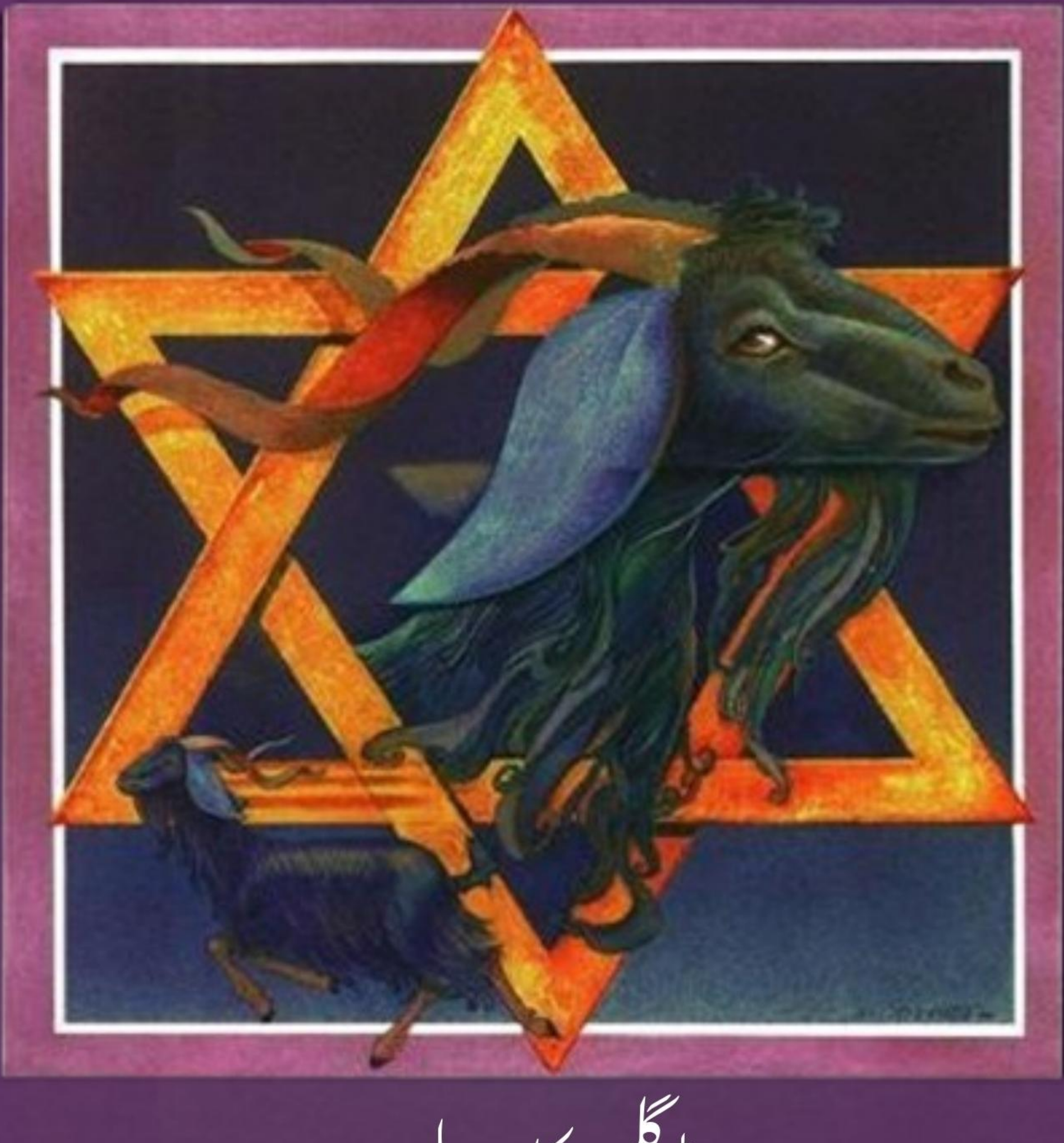

ڈگلس کارملے

مترجم: ہارون میسی

یسوع مسیح اسرائیل کی سات عیدوں میں

دیباچہ

میرا بیٹاڈ گ،ایک وفادار شوہر، باپ اور بیٹا ہے، جو دل کی گہرائیوں سے بات کرتا ہے۔ سال گزر گئے، مگر اس کا ایمان قائم ہے۔اس نے اپنا دل اور روح ان بہت سے لوگوں پر نچھاور کی جو اس کی بات سنتے ہیں۔اس نے قریب اور دور بہت سفر کیے۔

سالوں کی تحقیق کے بعد،اس نے اپنے خیالات کو یکجا کیا اور یہ کتاب لکھی،تا کہ وہ اس علم کا اظہار کر سکے جو اس نے بطور ایماندار حاصل کیا۔

مجھے امید ہے کہ جب آپ اس کتاب کے آخری صفحے تک پہنچیں گے تو آپ سمجھ جائیں گے کہ میں کیوں اپنے پانچ پوتے پوتیوں کی دادی ہونے پر فخر محسوس کرتی ہوں اور کیوں مجھے اس پر فخر ہے کہ وہ میرا بیٹا ہے۔

مارسیاڈبلیو۔

مڈل ٹاؤن، نیویارک

تعارف

ایک مشہور مزاحیہ کہانی ہے جس میں تین ربیوں کو اپنے عبادت خانے میں چوہوں کی پریشانی کا سامنا تھا۔

"پہلا ربی کہتا ہے، "ہم نے شہر کے بہترین کیڑے مار ماہر کو بلایا، لیکن وہ انہیں بھگانے میں ناکام رہا۔

"! دوسرا ربی کہتا ہے، "ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ ہم نے بہترین کیڑوں کے ماہر کو بلایا، مگر وہ بھی ناکام رہا

آخر میں، تیسرا ربی کہتا ہے، "ہم نے انہیں بڑی آسانی سے بھگا دیا۔ ہم نے انہیں چھوٹی یرموکیاں **(یہودی مردوں کے لیے ایک چھوٹی ٹوپی، جسے آرتھوڈوکس یہودی مرد عوامی طور پر یا دیگر یہودی مرد نماز کے دوران پہنتے ہیں)** پہنائیں اور ان کی بار میتزواہ **(یہودی لڑکے کی تقریبِ بلوغت کا آغاز، جب وہ 13 سال کی عمر کو پہنچ جاتا ہے اور اسے مذہبی احکامات پر عمل کرنے کے لیے تیار اور عوامی عبادت میں حصہ لینے کے اہل سمجھا جاتا ہے)** کر دی، تب سے ہم نے انہیں نہیں دیکھا۔

یہ کہانی مزاحیہ ہو سکتی ہے، مگر بد قسمتی سے یہ جدید یہودی معاشرے میں ایک عام رجحان کی نمائندگی کرتی ہے۔ زیادہ تر یہودی اپنے ہی صحیفوں سے ناآشنا ہیں۔ آج کی زیادہ تر یہودی نوجوان نسل صرف بار میتزواہ کے لیے عبادت خانے جاتی ہے، اور جیسے ہی وہ یہ رسم مکمل کر لیتے ہیں، ان کی عبرانی صحیفوں (جسے ہم عام طور پر "عہدِ عتیق" کہتے ہیں) سے دلچسپی ختم ہو جاتی ہے۔

ایک جدید بار میتزواہ

1986 تک، میں بھی ان عام یہودی نوجوانوں میں شامل تھا۔ میں نے 13 سال کی عمر میں (1977 میں) بار میتزواہ کی، اور وہ میرا آخری موقع تھا جب میں نے عبادت خانے کو باقاعدگی سے جایا۔ میں سالانہ مذہبی تہواروں پر تو عبادت خانے جاتا رہا، مگر میں اپنے یہودی صحیفوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا، جو ہر یہودی شخص کے لیے زندگی کا سرچشمہ ہونے چاہئیں۔ میں خدا کا شکر گزار ہوں کہ جب سے میں 1986 میں مقدس بنا، میں نے عہدِ عتیق کو بار بار پڑھا اور اس سے محبت کی۔ مجھے اسے پڑھنا اور سکھانا پسند ہے۔ کیوں؟ کیونکہ میں اس میں ہر جگہ یسوع کو دیکھتا ہوں۔

ایک دن جب یسوع یہودیوں سے بات کر رہے تھے، تو انہوں نے فرمایا، "کیونکہ اگر تم موسیٰ پر ایمان رکھتے تو مجھ پر بھی ایمان رکھتے، کیونکہ اس نے میرے بارے میں لکھا تھا۔" (یوحنا 5:46)

موسیٰ نے تورات (پیدائش تا استثنا) لکھی۔ تو یسوع ان کتابوں میں کیسے ہیں؟ اس کے جواب میں، ہم ان علامتی اشکال اور سایوں کو دیکھتے ہیں جو ان کے بارے میں پیشین گوئی کرتے ہیں۔

میری دعا ہے کہ جب آپ اس کتاب کو پڑھیں، تو آپ اسرائیل کی سات عیدوں کو ان کی پوری شان و شوکت میں دیکھ سکیں اور پھر اسرائیل کے مسیحا، یسوع کو ان عیدوں کی تکمیل کے طور پر دیکھ سکیں۔ خدا آپ کو برکت دے جب آپ اس نئے سفر کا آغاز کریں۔

فسح کی عید

خداوند کی عیدیں جنکا اعلان تمکو مقدس مجمعوں کے لئے وقت معین پر کرنا ہو گا سو یہ ہیں۔" پہلے مہینے کی چودھویں تاریخ کو شام کے وقت خداوند کی فسح ہوا کرے (احبار 23:4-5)

خُداوند کے سات سالانہ تہواروں میں سے پہلا تہوار فسح ہے۔35 سال سے زیادہ عمر کے شاید ہی کوئی شخص ہو جس نے سیسل بی ڈی میل کی مشہور فلم "دس احکام" نہ دیکھی ہو۔اس بلاک بسٹر کلاسک فلم میں چارلٹن ہیسٹن (موسیٰ)اور یول برنر (فرعون) اسرائیل کی آزادی کے لیے ایک دوسرے کے خلاف صف آرا "کمانڈمنٹس ہوتے ہیں۔فرعون کی طاقت کم ہوتی جاتی ہے اور موسیٰ کی طاقت بڑھتی جاتی ہے۔فلم کا اختتام بحیرہ قلزم کے عبور اور موسیٰ کے ہاتھوں اسرائیل کو دس احکام ملنے کے ساتھ ہوتا ہے۔اپنے وقت میں یہ ایک بہت بڑی فلم تھی۔

لیکن سب سے بڑھ کر، ہمیں یہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اگرچہ ہالی وڈ نے کہانی میں بہت سی آزادیاں لی ہیں، فسح کا واقعہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔یہ ایک ایسا واقعہ ہے جو وقت اور مکان میں مصر نامی ملک اور افریقہ نامی براعظم میں پیش آیا۔آیئے، مختصراً 3,500 سال پہلے ہونے والے واقعات کا جائزہ لیں۔

اسرائیل مصر میں 430 سال تک رہا۔شروع میں، وہاں جانا ایک اچھا خیال لگتا تھا۔قحط پڑ چکا تھا، اس لیے یعقوب اور اُس کا پورا خاندان مصر چلا گیا کیونکہ ـــــ اُس کے لیے حیرت کی بات تھی ـــــ اُس کا بیٹا یوسف فرعون کے بعد دوسرے نمبر پر طاقت ور بن چکا تھا۔

یوسف کو اُس کے بھائیوں نے غلامی میں بیچ دیا تھا۔وہ آخر کار مصر میں ایک رہنما بن گیا۔

یوسف نے مصر میں ایک شاندار خوراک کا پروگرام قائم کیا تھا، اس لیے اُس وقت وہاں جانا بالکل معقول تھا۔(اگر آپ کو پوری کہانی نہیں معلوم، تو میں آپ کو پیدائش (37-48 پڑھنے کی تجویز کرتا ہوں۔یہ میرے پسندیدہ حصوں میں سے ایک ہے۔

...کئی سال گزرنے کے بعد، ایک نیا فرعون تخت پر آیا (جو یوسف کو نہیں جانتا تھا) اور اسرائیل کے لیے منظر نامہ بدل گیا

خروج 1:8-11

"تب مصر میں ایک نیا بادشاہ ہوا جو یوسف کو نہیں جانتا تھا۔اور اُس نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا دیکھو اسرائیلی ہم سے زیادہ اور قوی ہو گئے ہیں۔سو آؤ ہم اُنکے ساتھ اس لیے حکمت سے پیش آئیں تا نہ ہو کہ جب وہ اور زیادہ ہو جائیں اور اُس وقت جنگ چھڑ جائے تو وہ ہمارے دشمنوں سے مل کر ہم سے لڑیں اور ملک سے نکل جائیں۔ اُنہوں نے اُن پر بیگار لینے والے مقرر کیے جو اُن سے سخت کام لے کر اُن کو ستائیں۔سو اُنہوں نے فرعون کے لئے ذخیرہ کے شہر پتوم اور رعمسیس بنائے۔"

کیا زندگی کبھی کبھی ایسی ہی نہیں ہوتی؟ ہم بہترین منصوبوں کے ساتھ شروع کرتے ہیں، لیکن پھر غلامی میں پھنس جاتے ہیں۔ لیکن شکر ہے کہ کہانی یہاں ختم نہیں ہوتی۔ یہ اسرائیل کے لیے صرف ایک آغاز تھا۔

مصر میں ایک دن، ایک اسرائیلی عورت نے ایک خاص بچے کو جنم دیا۔ اگرچہ فرعون کی خواہش تھی کہ نوزائیدہ اسرائیلی لڑکوں کو مار دیا جائے، لیکن یہ عورت بادشاہ کے حکم سے نہیں ڈری اور اپنے نوزائیدہ بیٹے کو کئی مہینوں تک چھپائے رکھا۔ آخر کار، وہ اُسے چھپا نہ سکی، اس لیے اُس نے اُسے ایک ٹوکری میں ڈال کر دریائے نیل پر چھوڑ دیا اور اور اس کی بڑی بہن مریم کو اس کی دور سے نگرانی کرنے بھیجا۔ فرعون کی بیٹی، جو اُس صبح دریائے نیل پر تھی، نے اُسے وہاں پایا اور اُس کا نام "موسیٰ" رکھا۔ جس کا مطلب ہے۔ "پانی سے نکالا ہوا"۔

بچہ موسیٰ کو ایک نیا گھر ملا

اس پر مستزاد، مریم نے فرعون کی بیٹی کو مشورہ دیا کہ وہ ایک عبرانی عورت کو جانتی ہے جو بچے کو دودھ پلا سکتی ہے۔ فرعون کی بیٹی کو یہ خیال اچھا لگا، اور اس طرح بچہ موسیٰ کو اپنی ماں واپس مل گئی۔

تھیولوجیکل نقطہ نظر

فسح کی عید صرف ایک تاریخی واقعہ نہیں ہے، بلکہ یہ خُدا کے نجات کے منصوبے کی ایک علامت ہے۔ جس طرح مصر میں برّے کا خون اسرائیل کو ہلاکت سے بچانے کے لیے تھا، اُسی طرح یسوع مسیح، خُدا کا برّہ، اپنے خون کے ذریعے ہمیں گناہ اور موت سے بچاتے ہیں۔ یوحنا 1:29 میں **یسوع کو "خُدا کا برّہ جو دنیا کے گناہ اُٹھا لے جاتا ہے" کہا گیا ہے۔** فسح کی عید ہمیں یاد دلاتی ہے کہ نجات صرف خُدا کے فضل اور اُس کے برّے کے خون کے ذریعے ممکن ہے۔

آخر کار، موسیٰ کو مصر کی تمام حکمت میں پرورش ملی، لیکن ایک وقت ایسا آیا جب موسیٰ کو پتہ چلا کہ وہ بھی ایک عبرانی ہے۔ ایک دن اُسے ایک انتخاب کرنا پڑا۔ ایک مصری ایک عبرانی غلام کو اُس کے سامنے مار رہا تھا، تو موسیٰ نے اُس مصری کو مار ڈالا۔ اگلے دن، جب اُس نے دو عبرانیوں کے درمیان جھگڑا ختم کرنے کی کوشش کی، تو اُنہوں نے اُس سے کہا، "ہمارے معاملے میں مداخلت نہ کرو۔ کس نے تمہیں ہمارا حاکم اور قاضی بنایا ہے؟ کیا تم ہمیں مار ڈالنے کے لیے آئے ہو، جیسے تم نے اُس مصری کو مار ڈالا تھا؟" (خروج 2:14)

ظاہر ہے کہ مصری میڈیا نے یہ کہانی کور کر لی تھی، اور موسیٰ کو معلوم تھا کہ فرعون کو یہ بات پسند نہیں آئے گی۔ اس لیے موسیٰ نے اپنا سامان باندھا اور مصر سے نکلنے کا پہلا موقع لے کر مدیان کی سرزمین کی طرف چلا گیا۔

لیکن یہ سب خُدا کے منصوبے میں تھا۔ موسیٰ نے سوچا کہ وہ اپنی طاقت سے اسرائیل کو آزاد کرا سکتا ہے، لیکن اُنہوں نے اُسے مسترد کر دیا۔ کیا آپ نے کبھی ایسا محسوس کیا ہے؟ آپ صرف مدد کرنا چاہتے ہیں، لیکن لگتا ہے کہ آپ نے صورتحال کو اور خراب کر دیا ہے؟

موسیٰ نے اگلے 40 سال اپنے لوگوں سے دور گزارے۔ یہاں تک کہ ایک دن وہ خُدا سے ملا۔ آپ کو وہ مشہور واقعہ یاد ہو گا جب جھاڑی جل رہی تھی۔ خُدا نے اُسے بتایا کہ وہ (موسیٰ) مصر واپس جائے گا تاکہ اپنے لوگوں کی مدد کرے—— لیکن اس بار خُدا اُس کے ساتھ ہو گا۔

موسیٰ نے ہچکچاتے ہوئے اتفاق کیا اور فرعون کے دربار میں پہنچ کر خُدا کی خواہش کا اعلان کیا کہ وہ اسرائیل کو آزاد کرے تاکہ وہ اُس کی عبادت کر سکیں۔

فرعون نے انکار کر دیا اور اسرائیل کی غلامی کو اور سخت کر دیا۔ اپنے اینٹوں کے لیے خود بھوسا لے کر آؤ... اینٹوں کی تعداد پوری رکھو... وغیرہ وغیرہ۔ قاری جانتا ہے کہ فرعون کے دن گنے جا چکے ہیں—— لیکن فرعون کو ابھی تک اس کا احساس نہیں ہوا ہے۔ آپ خُدا کے خلاف نہیں جیت سکتے۔ اسرائیلیوں کو بھی شاید اس کا احساس نہیں تھا۔

وہ موسیٰ سے ناراض ہو گئے۔ کیا آپ نے کبھی ایسا محسوس کیا ہے؟ "خُدا، میں نے مدد کے لیے دعا کی، لیکن لگتا ہے کہ صورتحال اور خراب ہو گئی ہے۔" لیکن رکیں؛ شکر ہے کہ کہانی یہاں ختم نہیں ہوتی۔

نو آفتوں کے بعد، مصر کی معیشت تباہ ہو چکی تھی۔ مصر کے دیوتا لڑکھڑا رہے تھے۔ لیکن فرعون اب بھی اُنہیں جانے دینے سے انکار کرتا ہے۔ اُس نے موسیٰ کو کچھ سمجھوتے پیش کیے، جیسے 'چلے جاؤ، لیکن بچوں کو پیچھے چھوڑ دو' یا 'چلے جاؤ، لیکن زیادہ دور مت جاؤ'، لیکن موسیٰ نے 100% سے کم کچھ بھی قبول نہیں کیا۔ مجھے وہ رات کبھی نہیں بھولتی جب خُدا نے مئی 1986 میں میری روحانی حالت کے بارے میں مجھے جگایا۔ مجھے اپنے گناہوں پر بہت زیادہ احساسِ گناہ ہوا، اور رات کے 2:30 بجے میں نے خُدا کے ساتھ سودے بازی شروع کر دی۔ "ٹھیک ہے خُدا، میں اس چیز کو 25% کم کر دوں گا اور اُس چیز کو 50% کم کر دوں گا، وغیرہ۔"

مجھے اُس رات کوئی سکون نہیں ملا جب تک میں نے خُدا کو 100% نہیں دے دیا۔ خُدا کو اپنی مرضی پوری کرنا پسند ہے۔ (اور شکر ہے کہ ایسا ہے!)

دسویں اور خوفناک آفت آنے والی تھی۔ یاد ہے کہ مصر نے عبرانی بچوں کے ساتھ کیا کیا تھا؟ تو، پرانا جملہ "جو بوؤ گے، وہی کاٹو گے" یقیناً ایک بائبلی اصول ہے۔ صحیفوں کے الفاظ میں کہیں تو، "خُدا کا مذاق نہیں اُڑایا جاتا، کیونکہ جو کوئی کچھ بوتا ہے، وہی کاٹے گا۔" (گلتیوں 6:7) **"فریب نہ کھاؤ۔ خُدا ٹھٹھوں میں نہیں اُڑایا جاتا کیونکہ آدمی جو کچھ بوتا ہے وُہی کاٹے گا"**۔ میرے اپنے الفاظ میں کہوں تو، مصر کو اپنی ہی دوا کا مزہ چکھنا پڑے گا۔

خروج 11:4-7

اور موسیٰ نے کہا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ میں آدھی رات کو نکل کر مصر کے بیچ میں جاؤنگا۔"

اور ملک مصر کے سب پہلوٹھے فرعون جو تخت پر بیٹھا ہے اُس کے پہلوٹھے سے لیکر وہ لونڈی جو چکی پیستی ہے اُس کے پہلوٹھے تک اور سب چوپایوں کے پہلوٹھے مر جائیں لیکن اسرائیلیوں میں سے کسی پر خواہ انسان ہو خواہ حیوان ایک کتا بھی نہیں بھونکیگا تا گے۔ اور سارے ملک مصر میں ایسا بڑا ماتم ہو گا جیسا نہ کبھی پہلے ہوا اور نہ پھر کبھی ہو گا۔

کہ تم جان لو کہ خداوند مصریوں اور اسرائیلوں میں کیسا فرق کرتا ہے"۔

مصر کی پوری سرزمین اس طوفان سے تباہ ہو جائے گی۔ کوئی گھر ایسا نہیں ہو گا جہاں کوئی مردہ نہ ہو۔ لیکن خُدا نے موسیٰ کو بتایا کہ اسرائیلیوں کو اپنے آپ کو اس آخری طوفانِ موت سے بچانے کے لیے کچھ خاص کام کرنا چاہیے۔ ہر خاندان کو (یا اگر ضرورت ہو تو کئی چھوٹے خاندان مل کر) اپنے ریوڑ سے ایک سالہ نر برّہ الگ کرنا چاہیے۔ اُسے چار دن تک جانچیں۔ یقینی بنائیں کہ اُس میں کوئی داغ یا عیب نہ ہو۔ وہ ایک کامل برّہ ہونا چاہیے۔ قمری مہینے کی چودھویں تاریخ کو، برّے کو ذبح کیا جاتا تھا۔ برّے کا خون اُن کے گھر کے دروازے کے چوکھٹوں پر لگایا جاتا تھا—— دروازے کے اوپر اور اطراف پر۔

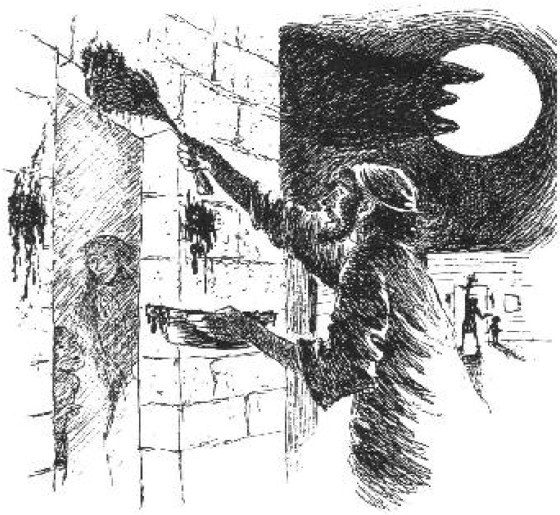

برے کا خون

تھیولوجیکل نقطہ نظر

موسیٰ کی کہانی ہمیں سکھاتی ہے کہ خُدا کے منصوبے میں ہر چیز کا ایک مقصد ہوتا ہے۔ موسیٰ نے اپنی طاقت سے اسرائیل کو بچانے کی کوشش کی، لیکن اُسے ناکامی ہوئی۔ لیکن جب خُدا نے اُسے بلایا، تو اُس نے اپنی کمزوریوں کے باوجود خُدا کی مرضی پر چلنے کا فیصلہ کیا۔ یہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ نجات اور کامیابی خُدا کے فضل اور اُس کی طاقت سے ہی ممکن ہے، نہ کہ ہماری اپنی کوششوں سے۔

یسوع مسیح، خُدا کا کامل برّہ، ہمارے گناہوں کے لیے قربان ہوئے تاکہ ہم اُن کے خون کے ذریعے ہلاکت سے بچ سکیں۔ جس طرح فسح کے برّے کا خون اسرائیل کو بچانے کے لیے تھا، اُسی طرح یسوع کا خون ہمیں گناہ اور موت سے نجات دیتا ہے۔ **یوحنا 1:29 میں یسوع کو "خُدا کا برّہ جو دنیا کے گناہ اُٹھا لے جاتا ہے" کہا گیا ہے۔**

اُسے زوفے سے لگایا گیا تھا، اور غالباً خاندان کے سربراہ نے اُسے لگایا ہو گا۔ برّے کو پھر گھر کے اندر لایا گیا اور اُسے آگ پر بھونا گیا۔ کھانے میں کڑوی جڑی بوٹیاں اور بغیر خمیر کی روٹی بھی شامل تھی (دیکھیں خروج 12:8)۔ اس طرح ہمارے پاس پہلا سیڈر **(یہودی فسح سیڈر کے لیے روایتی کھانے میں (بے خمیر روٹی)، کڑوی جڑی بوٹیاں، (میٹھا آمیزہ)، اور (سبزی) شامل ہیں۔ سیڈر ایک کھانے اور عبادت کا موقع ہے جو فسح کی شام کو منعقد کیا جاتا ہے)**۔ کھانا تھا۔ (بات یہ ہے کہ آج بھی یہودی لوگ ہر سال فسح کی سالگرہ پر سیڈر کھانا کھاتے ہیں تاکہ اُس رات مصر میں خُدا نے اُن کے لیے جو کچھ کیا تھا اُسے یاد کریں۔)

چونکہ اُس رات پورا چاند تھا (قمری مہینے کی چودھویں تاریخ)، تو جو کچھ دروازے کے چوکھٹوں پر کیا گیا تھا وہ معاشرے کے ہر فرد کو نظر آ سکتا تھا۔ اُس رات مصر میں کوئی 'خفیہ' ایماندار نہیں تھا۔ کوئی بھی اپنی وابستگی کو پورے چاند کے نیچے چھپا نہیں سکتا تھا۔ یا تو آپ کے دروازے کے چوکھٹوں پر برّے کا خون تھا — یا نہیں تھا۔ یہ اتنا سادہ تھا۔ آدھی رات کو، ہلاکت کرنے والا اپنے سفر پر نکلا۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ موت خود ہی اسرائیلیوں کے گھروں پر سے "گزر گئی"، لیکن در حقیقت صحیفہ ہمیں بتاتا ہے کہ **خُداوند ہی تھا جو ہر گھر پر سے "** گزرا" جہاں برّے کا خون تھا۔ اُس کے گزرنے کا مقصد اُس خاندان کو بچانا تھا، "اور جب میں خون دیکھوں گا، تو تم پر سے گزر جاؤں گا..." (خروج 13:12)۔ دوسرے الفاظ میں، خُدا خود ہی گھر پر "گزرا" (یعنی رُکا) اور موت کو اندر آنے سے روک دیا۔ اُسی لفظ "فسح" (عبرانی میں "پیسح") کا استعمال خُداوند کے یروشلم کو بچانے کے لیے "گزرنے" کے بارے میں کیا گیا ہے، جیسے ایک ماں پرندہ اپنے بچوں کو بچاتا ہے۔

منڈلاتے ہوئے پرندے کی طرح رب الافواج یروشلیم کی حمایت کریگا اور رہائی بخشیگا۔ رحم کریگا اور بچالیگا۔ (یسعیاہ 5:31)

تو کیا آپ کو تصویر سمجھ آ گئی ہے؟ مصر نے اسرائیل کے بچوں کو مارا۔ اب خُدا مصر کی سرزمین پر اُس کا بدلہ لے گا۔ لیکن اُس نے اسرائیل کے لیے اپنی مہربانی کا اظہار کیا کہ اُن کے گھر پر خون بہا دیا گیا تھا۔ اُن کے پہلوٹھے کے لیے ایک قربانی مر چکی تھی۔ ایک برّہ ذبح کیا گیا تھا۔

اب آیئے وقت کو آگے بڑھاتے ہیں — پہلی صدی تک، یسوع کے زمانے تک۔ شہر یروشلم ہے۔ اب اسرائیلیوں پر ظلم کرنے والے مصری نہیں، بلکہ رومی ہیں۔ بہت سے لوگ اس یہودی مبلغ کے بارے میں سن رہے ہیں جو گلیل کے علاقے سے ہے اور معجزے کرتا ہے۔ گلیوں میں یہ خبر ہے کہ وہ آج یروشلم پہنچ رہا ہے۔ دیکھو، وہ آ گیا ہے! گدھے پر سوار ہو کر؟ اس سے کیا فرق پڑتا ہے! خُدا نے ہمیں ایک بار مصریوں سے بچایا تھا، اور لگتا ہے کہ وہ اب رومیوں سے بھی بچائے گا! آؤ، اُس کا استقبال کریں! ہوشعنا! وہ آ رہا ہے۔ کھجور کی ڈالیاں بچھاؤ۔ وہ یقیناً ہمیں رومیوں سے بچائے گا۔

الفریڈ ایڈرزہائم اس منظر کو بیان کرتے ہیں:

ہم یہ سب تصور کر سکتے ہیں — کیسے آگ ایک دل سے دوسرے دل میں پھیلتی ہو گی۔ تو وہ داؤد کا وعدہ کیا ہوا بیٹا تھا — اور بادشاہت قریب تھی! شاید یہ اُس وقت ہوا" جب راستے کے اُس خاص مقام پر پہنچے جہاں 'داؤد کا شہر' پہلی بار نظر آیا، 'زیتون کے پہاڑ کے دامن میں'، جہاں شاگردوں کا پورا ہجوم خُدا کی تعریف کرنے اور اُن تمام عظیم کاموں کے لیے بلند آواز سے خوشی منانے لگا جو اُنہوں نے دیکھے تھے۔ خوشی اور تعریف کے جوشیلے الفاظ، جو اُنہوں نے دیکھا تھا، ایک منہ سے دوسرے منہ میں پھیل گئے، اور جب اُنہوں نے 'داؤد کے شہر' کو دیکھا، جو اپنے بادشاہ کا استقبال کرنے کے لیے دلہن کی طرح سجایا گیا تھا — داؤد کی تعریف داؤد کے عظیم تر بیٹے کے لیے "گونج اُٹھی، اور پرانے داؤدی زبوروں کی گونج اُن کی تکمیل کی صبح کی روشنی میں گونج اُٹھی۔

ہمارے سامنے یسوع ہے، جو فسح سے کچھ دن پہلے یروشلم میں داخل ہو رہا ہے۔ وہ شہر میں اپنا وقت دانشمندی سے استعمال کرتا ہے — تعلیم دیتا ہے اور مذہبی قیادت کا مقابلہ کرتا ہے۔ شہر کی آبادی اُس ہفتے بڑھ گئی ہے کیونکہ یہودی لوگ فسح کی یادگار منانے کے لیے آ رہے ہیں۔ کچھ دنوں میں برّے ذبح کیے جائیں گے۔

ہیکل کی قیادت کے لیے وقت سے بدتر کوئی وقت نہیں ہو سکتا تھا، جیسا کہ مصنف جے ڈوئٹ پینٹیکوسٹ بیان کرتے ہیں

یہودی قائدین نے فسح کو یسوع کو مار ڈالنے کا ایک موزوں موقع سمجھا۔ اُنہوں نے استدلال کیا کہ اگر اسرائیل یسوع کو مسیح کے طور پر قبول کر لے اور وہ ایک بادشاہت" "قائم کرے، تو روم اِس حریف بادشاہت کو تباہ کر دے گا۔ یہودی قائدین کے لیے یہ بہتر لگا کہ ایک آدمی مر جائے تاکہ پوری قوم روم کے ہاتھوں ہلاک نہ ہو۔

فسح کا دن قریب ہے۔ اسرائیل صدیوں سے ہر سال فسح کی سالگرہ پر سیدر کھانا کھا کر یاد کرتا ہے کہ خُدا نے مصر میں اُن کے لیے کیا کیا تھا۔ یسوع اور اُس کے شاگرد بھی اُس کھانے کو منانے والے تھے۔ لیکن یسوع نے سیدر کھانے کے کچھ اہم عناصر کو نئے معنی دے دیے۔ بے خمیر روٹی کو اُس نے اپنے جسم کی یادگار کے طور پر استعمال کیا، اور انگور کے رس کو اپنے خون کی یادگار کے طور پر۔

اُس رات اسرائیل میں ہزاروں سیدر کھانے ہو رہے تھے، اور باپ اپنے بچوں کو صدیوں پہلے کے اُس چھوٹے بے داغ برّے کے جسم اور خون کے بارے میں بتا رہے تھے۔ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ اب سے وہ اُسے یاد کریں۔ وہی برّہ ہے۔

سیدر کھانے کے بعد، یسوع شہر کے سامنے ایک باغ میں دعا کرنے گیا۔ ظاہر ہے کہ اُس رات یسوع کو دھوکہ دیا گیا تھا۔ فوجی اب آ گئے اور اُسے گرفتار کر لیا۔ اُس کے تمام شاگرد بھاگ گئے۔ کچھ مختصر "مقدمات" کے بعد، اُسے رومی فوجیوں نے صلیب پر تین کیلوں سے ٹھوک کر عوامی طور پر پھانسی دینے کے لیے لے گئے۔ ظاہر ہے کہ رومیوں کی مار پیٹ کی وجہ سے اُس کے جسم سے خون بہہ رہا تھا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ کیل کہاں لگائے گئے تھے۔ بائیں کلائی پر ایک کیل، دائیں کلائی پر ایک کیل، ٹخنوں پر ایک کیل، اور سر پر کانٹوں کا تاج۔

اُس کے جسم سے بہتے ہوئے خون کی پوزیشن کو دیکھیں۔ بائیں، دائیں، اوپر اور نیچے۔ یہ وہی جگہیں ہیں جہاں مصر میں چھوٹے برّے کا خون دروازے کے چوکھٹوں پر لگایا گیا تھا۔ مصر میں، فرش پر خون نہیں لگایا گیا تھا (شاید احترام کے طور پر — تاکہ خون پر قدم نہ رکھا جائے)، لیکن یقیناً کچھ خون اوپر سے نیچے بہہ کر خاندان کے دروازے پر ایک صلیب کی شکل بنا چکا ہوگا، جو اُنہیں مہر بند کر کے عدالت سے بچا رہا تھا۔

کیا آپ کو یہ بات سمجھ آ گئی ہے؟ مصر میں، خاندان کو برّے کے خون کے سوا کچھ بھی نہیں بچا سکتا تھا۔ کوئی دعا، کوئی خیرات، یا کچھ بھی اُنہیں محفوظ نہیں رکھ سکتا تھا۔ صرف برّے کا خون ہی تھا جس نے اُنہیں اُس رات عدالت سے بچایا تھا۔ آج بھی یہی بات سچ ہے۔ یسوع کے بارے میں کہا گیا تھا، "دیکھو! خُدا کا برّہ جو دنیا کے گناہ اُٹھا لے جاتا ہے!" (یوحنا 1:29)۔ اس کا مطلب ہے کہ مذہبی ہونا کسی کو اُس کے گناہوں سے نہیں بچاتا۔ کوئی خیرات، کوئی دعا کسی کو نہیں بچاتی۔ جو چیز کسی کو اُس کے گناہوں سے بچاتی ہے وہ ہے — ایک سادہ، لیکن گہرا ایمان کا عمل۔

جب آپ خُدا کے برّے کو اپنے دل میں بلاتے ہیں۔ جب وہ اندر آتا ہے اور اپنا خون آپ کے دل کے دروازے کے چوکھٹوں پر لگاتا ہے۔ تب — اور صرف تب — آپ خُدا کے فیصلے سے 'بچ جاتے ہیں'۔

مجھے یاد ہے کہ بچپن میں ہمارا خاندان نیویارک کے اُوپری علاقے میں سیدر کھانے کے لیے جمع ہوتا تھا۔ ہر سال سیدر کھانے پر، ایک بچے کو "چار سوالات" پڑھنے ہوتے تھے، جو بچوں کو فسح کو بہتر طور پر سمجھانے میں مدد دیتے ہیں۔ ایک سال مجھے بتایا گیا کہ یہ میری باری ہے کہ میں اُنہیں پڑھوں۔ کئی ہفتوں تک، میں نے اُنہیں بار بار پڑھا یہاں تک کہ میں اُنہیں درست طریقے سے یاد کر لیا۔ سیدر کھانے پر ہم نے فسح کی کہانی کو یاد کیا اور مصر سے ہماری نجات کے گیت گائے۔ لیکن یہ سب کچھ بہت دور لگتا تھا۔ خُدا کے ساتھ موجودہ رشتے کے بارے میں کوئی بات نہیں ہوتی تھی، جو ہمیں مصر سے بچایا تھا۔ ہماری روزمرہ زندگی میں ہمیں بچانے والے خُدا کے بارے میں کوئی بات نہیں ہوتی تھی۔

ایک جدید فسح کا سیڈر

تھیولوجیکل نقطہ نظر :

فسح کی عید ہمیں یاد دلاتی ہے کہ نجات صرف خُدا کے فضل اور اُس کے برّے کے خون کے ذریعے ممکن ہے۔ جس طرح مصر میں برّے کا خون اسرائیل کو ہلاکت سے بچانے کے لیے تھا، اُسی طرح یسوع مسیح، خُدا کا کامل برّہ، اپنے خون کے ذریعے ہمیں گناہ اور موت سے نجات دیتے ہیں۔ یوحنا 1:29 میں یسوع کو "خُدا کا برّہ جو دنیا کے گناہ اُٹھالے جاتا ہے" کہا گیا ہے۔ فسح کی عید ہمیں یاد دلاتی ہے کہ نجات صرف خُدا کے فضل اور اُس کے برّے کے خون کے ذریعے ممکن ہے

آج، ایک مسیحی کے طور پر

آج، ایک مومن کے طور پر، میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ذاتی طور پر اُس خُدا کو جانتا ہوں جس نے 3,500 سال پہلے اسرائیل کو نجات دی تھی۔ دو دہائیوں سے زیادہ عرصے سے، میں خوشی منا سکتا ہوں کہ میں گناہ کے فیصلے سے آزاد ہوں، کیونکہ بے داغ برّے، یسوع، یہودی مسیح کے خون کی وجہ سے۔

اور جس طرح یہودی لوگوں کے پاس سیدر کھانا ہے جو اُنہیں مصر سے نجات کو یاد رکھنے میں مدد دیتا ہے، اُسی طرح یسوع نے مومنوں کو ایک کھانا دیا ہے تا کہ وہ اُسے خُدا کے برّے کے طور پر یاد کریں، جو ہمیں موت سے بچاتا ہے۔ اُس کھانے کو "کمیونین" کہا جاتا ہے۔

خُدا کا شکر ہے کہ آپ نے مجھے موت سے بچایا۔ اگرچہ یہ آپ کو بہت مہنگا پڑا، لیکن آپ کے خون کے بغیر میں کھو جاتا۔ مسیح کا شکر ہے کہ آپ نے میرے لیے وہ تکلیف برداشت کی۔ میرے دل کی گہرائیوں سے آپ کا شکرادا کرتا ہوں۔

تھیولوجیکل نقطہ نظر:

یسوع مسیح، خُدا کا کامل برّہ، ہمارے گناہوں کے لیے قربان ہوئے تا کہ ہم اُن کے خون کے ذریعے ہلاکت سے بچ سکیں۔ جس طرح فسح کے برّے کا خون اسرائیل کو بچانے کے لیے تھا، اُسی طرح یسوع کا خون ہمیں گناہ اور موت سے نجات دیتا ہے۔ یوحنا 1:29 میں یسوع کو "خُدا کا برّہ جو دنیا کے گناہ اُٹھا لے جاتا ہے" کہا گیا ہے۔ کمیونین کا کھانا ہمیں یاد دلاتا ہے کہ یسوع نے اپنے جسم اور خون کے ذریعے ہمارے لیے نجات کا راستہ کھولا ہے۔

بے خمیر کی روٹی کا تہوار

اور اسی مہینے کی پندرھویں تاریخ کو خداوند کے لیے بے خمیر کی روٹی کا تہوار ہو گا؛ سات دن تک تمھیں بے خمیر کی روٹی کھانی ہو گی۔

احبار باب 23، آیت 6

فسح کے تہوار کے ساتھ گہرا تعلق بے خمیر کی روٹی کے تہوار کا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ نے بے خمیر کی روٹی کو اس کے عام نام "ماتزہ" سے سنا ہو۔ اور اگرچہ فسح اور بے خمیر کی روٹی کا تہوار جدید یہودی ذہنیت میں ایک ہی تہوار کے طور پر ضم ہو چکے ہیں، لیکن بائبل کے مطابق یہ دو الگ واقعات ہیں۔ تو آیئے بے خمیر کی روٹی کے تہوار اور اس کے فسح کے ساتھ تعلق پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

بے خمیر کی روٹی کا تہوار سات دنوں پر محیط ہے۔ یہ یہودی مہینے "نیسان" کی پندرھویں تاریخ کو شروع ہوتا ہے (جو عام طور پر ہمارے کیلنڈر کے مطابق مارچ کے آخر یا اپریل کے شروع میں ہوتا ہے) اور نیسان کی اکیسویں تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اس کی ابتدا مصر میں پہلی فسح کی رات سے ہوتی ہے۔ وہ رات جب خاندان کو مینڈھے کے خون کو اپنے گھر کے دروازے کے بازوؤں پر لگانا تھا۔

پھر، انہیں حکم دیا گیا کہ وہ اندر جائیں، کھانا کھائیں اور اس کھانے میں بے خمیر کی روٹی شامل کریں۔

خروج باب 12، آیت 8

"پھر وہ اسی رات گوشت کھائیں گے؛ آگ میں بھونا ہوا، بے خمیر کی روٹی اور کڑوی جڑی بوٹیوں کے ساتھ وہ اسے کھائیں گے۔"

یہاں ہمارے سامنے پہلا فسح سدر ہے۔ بے خمیر کی روٹی اس کھانے کے تین اہم اجزاء میں سے ایک تھی۔ (مینڈھا اور کڑوی جڑی بوٹیاں دوسرے دو اجزاء تھے۔) خمیر (جسے عبرانی میں 'خومیٹز' کہا جاتا ہے) کا مطلب ہے 'کھٹا'۔ خمیر وہ جزو ہے جو روٹی کو پھولنے دیتا ہے۔

فسح کے دوران نہ تو میز پر اور نہ ہی گھر میں کہیں بھی خمیر کی اجازت تھی۔

درحقیقت، پورے گھر کو ایسے کسی بھی کھانے سے پاک کرنا تھا جس میں خمیر کا ذرہ بھر بھی شامل ہو۔

بے خمیر کی روٹی

By Daniel Schwen - Own work, CC BY-SA 4.0,
https://commons.wikimedia.org/w/index.php?curid=13814490

خروج باب 13، آیت 19

سات دن تک تمہارے گھروں میں کوئی خمیر نہ پایا جائے، کیونکہ جو شخص خمیر والی چیز کھائے گا، وہی شخص اسرائیل کی جماعت سے کاٹ دیا جائے گا، چاہے وہ پردیسی ہو یا"
"ملک کا باشندہ۔

مصر سے ان کی رہائی کی رات سے لے کر اگلے سات دنوں تک، گھر میں کہیں بھی خمیر نہیں پایا جاتا تھا۔ جیسے جیسے سال گزرتے گئے، اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ اس تہوار کے دوران گھروں میں کوئی خمیر نہ ہو، یہودی لوگ دنوں بلکہ ہفتوں پہلے سے تیاری کرتے تھے۔ خمیر والی غذائیں جسمانی طور پر گھر سے نکال دی جاتی تھیں، اور ایسے برتنوں کو باورچی خانے میں لایا جاتا تھا جو پہلے کبھی خمیر والی چیزوں کے لیے استعمال نہیں ہوئے تھے۔ درحقیقت، فسح سے پہلے آخری گھنٹوں میں گھر میں ایک خاص تلاشی
:کی جاتی ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ کوئی خمیر باقی نہ رہے۔ الفریڈ ایڈرزہائم وضاحت کرتے ہیں

نیسان کی چودھویں تاریخ کی شام کو، جب ہر گھر میں ایک روشن موم بتی کے ساتھ ایک سنجیدہ تلاشی کی جاتی تھی کہ کہیں کوئی خمیر چھپا ہوا نہ ہو یا اتفاق سے گر گیا ہو۔ "..."

:وہ مزید وضاحت کرتے ہیں کہ خمیر کھانے کا عمل کب بند ہوتا تھا

دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے کا وقت مقرر کیا گیا تھا، جس کے بعد کوئی بھی خمیر والی چیز کھانا ممنوع تھا۔ زیادہ سخت لوگ اسے ایک گھنٹہ پہلے ہی (10 بجے) ترک کر دیتے..."
تھے، تاکہ گیارہویں گھنٹہ نادانستہ طور پر ممنوعہ دوپہر کے وقت میں نہ چلا جائے۔"2

تو ہم دیکھ سکتے ہیں کہ یہودی لوگ اس تہوار کو بہت سنجیدگی سے لیتے تھے۔ یہاں تک کہ یسوع نے بھی اپنی فسح کی رات کی تیاری کے لیے اپنے شاگردوں کو یہ یقینی بنانے کے لیے بھیجا کہ وہ کمرہ جہاں وہ فسح کھائیں گے، وقت پر تیار ہو۔

مرقس باب 14، آیات 12-16

اور بے خمیر کی روٹی کے پہلے دن، جب فسح کے مینڈھے کو ذبح کیا جاتا تھا، اس کے شاگردوں نے اس سے کہا، 'آپ کہاں چاہتے ہیں کہ ہم جا کر تیاری کریں تاکہ آپ فسح کھا"
'سکیں؟

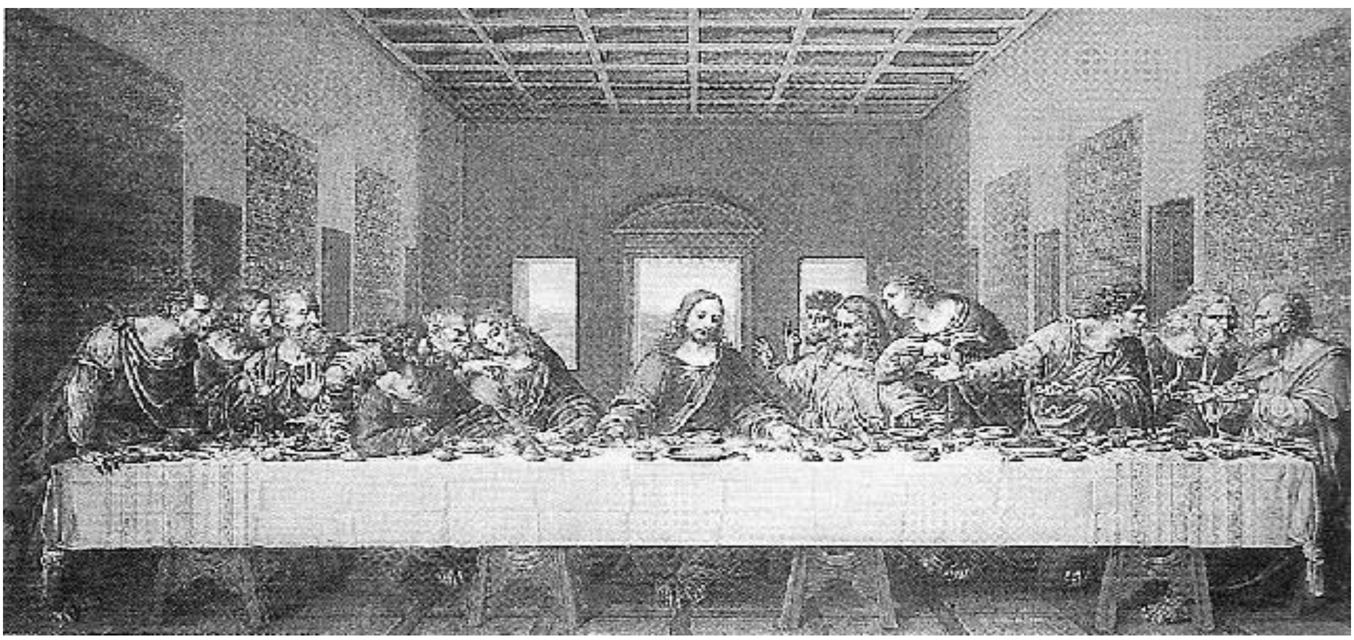

اور اس نے اپنے دو شاگردوں کو بھیجا اور ان سے کہا، 'شہر میں جاؤ، اور تمہیں ایک آدمی پانی کا گھڑا لیے ہوئے ملا کرے گا؛ اس کے پیچھے ہو لینا۔ جہاں کہیں وہ اندر جائے، گھر کے مالک سے کہنا، 'استاد کہتے ہیں کہ مہمان خانہ کہاں ہے جہاں میں اپنے شاگردوں کے ساتھ فسح کھا سکوں؟' پھر وہ تمہیں ایک بڑا بالا خانہ دکھائے گا، جو آراستہ اور تیار ہے؛ 'وہاں ہمارے لیے تیاری کرو۔

چنانچہ اس کے شاگرد نکلے، اور شہر میں گئے، اور بالکل ویسا ہی پایا جیسا اس نے ان سے کہا تھا؛ اور انہوں نے فسح کی تیاری کی۔

میں اب بھی برونکس کے اس چھوٹے سے اپارٹمنٹ میں پلنے بڑھنے کی یادوں کو محفوظ رکھے ہوئے ہوں۔ فسح سے پہلے، میری دادی خمیر والی تمام غذائیں بکس میں بند کر کے ہال میں موجود بڑے الماری میں رکھ دیتی تھیں۔ میرے خیال میں ان کے لیے یہی کافی تھا۔ آنکھوں سے اوجھل، دل سے اوجھل۔

آخر کار ایک سوال خود سے پوچھنا ضروری ہے: "کیوں؟" خمیر کو ہٹانا اتنا اہم کیوں ہے؟ مقدس صحیفوں میں اس کی کیا معنویت ہے؟ نیل اور جیمی لاش نے خمیر کی بائبلی فکر :میں کردار کا ایک اچھا خلاصہ پیش کیا ہے

۔ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں (a براخوت 17) 'خمیر، یہودی اور مسیحی دونوں روایات میں، گناہ کی علامت ہے۔ تلمود کہتا ہے، 'خمیر دل کی بری خواہش کی نمائندگی کرتا ہے" کہ 'خو میٹز' (خمیر) کا لفظی مطلب ہے 'کھٹا'۔

یہی گناہ ہماری زندگیوں کے ساتھ کرتا ہے۔ یہ انہیں میٹھی کی بجائے کھٹی بنا دیتا ہے۔"3

:موشے روزن بھی خمیر کے کردار کی وضاحت کرتے ہیں

بائبل میں خمیر (متی 13:33 کے علاوہ) تقریباً ہمیشہ گناہ کی علامت ہے۔ تمام خمیر کو ہٹانا خدا کے بچے کی تقدیس کی تصویر ہے۔ اپنے لوگوں کو یہ سچائی سکھاتے ہوئے،" خدا نے انہیں تجریدی باتوں سے نہیں الجھایا۔ بائبل انسانی تجربے کی شرائط میں بات کرتی ہے۔ خمیر وہ چیز تھی جو ہر گھریلو خاتون، ہر باورچی روزمرہ زندگی میں استعمال کرتی تھی۔ خمیر کا احساس، بو، اور اثرات واضح معنویت رکھتے تھے۔

عبرانی لفظ 'خو میٹز' کا مطلب ہے 'کڑوا' یا 'کھٹا'۔ گناہ کی فطرت یہ ہے کہ یہ لوگوں کو کڑوا یا کھٹا بنا دیتا ہے۔ خمیر آٹے کو پھولنے دیتا ہے، جس سے حتمی مصنوعہ حجم میں تو بڑھ جاتی ہے، لیکن وزن میں نہیں۔ غرور کا گناہ لوگوں کو پھولنے دیتا ہے، انہیں اپنے بارے میں بہت زیادہ سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔

قدیم عبرانیوں نے روٹی کو خمیر دینے کے لیے خمیر کے ٹکڑے کا طریقہ استعمال کیا۔ جب ایک گھریلو خاتون روٹی بنانے کے لیے آٹا تیار کرتی تھی، تو وہ کچا آٹا کا ایک ٹکڑا الگ کر کے اسے ٹھنڈی اور نم جگہ پر رکھ دیتی تھی۔ جب اگلی بار روٹی بنانے کا وقت آتا، تو وہ اس محفوظ شدہ ٹکڑے کو نئے آٹے اور پانی میں ملا دیتی تھی تاکہ اگلی روٹیاں خمیر ہو سکیں، اور پھر نئے مکس شدہ آٹے کا ایک چھوٹا ٹکڑا دوبارہ الگ کر لیتی تھی۔ روٹی کی ہر 'نئی نسل' پچھلی روٹیوں سے خمیر کے ذریعے جڑی ہوتی تھی۔

انسانی نسل بھی اسی طرح اپنے پہلے باپ، آدم کے گناہ کی فطرت سے جڑی ہوئی ہے۔"4

آج، یہودیت اس بات سے انکار کرتی ہے جسے الہیات دان "اصل گناہ" کہتے ہیں۔ وہ ایک ایسی الہیات کو مانتے ہیں جو ریڈیو ٹاک شو ہوسٹ ڈاکٹر لارا کے قریب ہے—— "بس صحیح کام کرو۔" یہودیت ایک 'اعمال' پر مبنی نظام ہے۔ اگر آپ کافی محنت کریں، تو آپ ایک اچھے انسان بن سکتے ہیں۔ درحقیقت، کیا یہی تمام دنیاوی مذاہب کی بنیاد نہیں ہے؟

لیکن صحیفے سکھاتے ہیں کہ انسانیت ایک وائرس سے متاثر ہو چکی ہے جسے گناہ کہتے ہیں۔اور میرا ماننا ہے کہ یہ باپ سے بیٹے کو جینیاتی طور پر منتقل ہوتا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ ہر لڑکا اور لڑکی جو زمینی والدین سے پیدا ہوتا ہے، گناہ کی فطرت رکھتا ہے۔ایک ایسی 'فطرت' جو اگر خود پر چھوڑ دی جائے، تو غلط (خود غرضانہ انتخاب) کرے گی۔پانچ بچوں کے والد ہونے کے ناطے، مجھے کبھی ایسا مسئلہ نہیں ہوا کہ، "چلو لڑکیو، تم پھر سے اشتراک کر رہی ہو! تم ہمیشہ سے اشتراک کرتی رہی ہو۔مجھے تمہیں خود غرض بنانا سکھانا چاہیے۔" تمام والدین اس بات کی گواہی دے سکتے ہیں کہ بچوں کی پرورش کے کسی نہ کسی مرحلے پر میری بات درست ہے۔ہمیں اپنے بچوں کو صحیح رویہ سکھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔اگر انہیں خود پر چھوڑ دیا جائے، تو وہ غلط رویہ کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

ویسے، اس 'گناہ کی فطرت' کی حقیقت ہی کی وجہ سے میں مسیح کے کنواری سے پیدا ہونے پر بھی یقین رکھتا ہوں۔اگر ان کے دو 'عام' زمینی والدین ہوتے، تو وہ یقینی طور پر گناہ کی فطرت وراثت میں پاتے۔اسی لیے ان کے آسمانی باپ نے یہ انتظام کیا کہ مریم (مریم) کے رحم میں ان کی جینیات میں گناہ کی فطرت نہ ہو۔کنواری سے پیدائش نے یہ ممکن بنایا۔وہ مکمل طور پر انسان تھے، لیکن خود غرضی کی طرف مائل ہونے کی کوئی فطرت نہیں رکھتے تھے۔

لیکن میں موضوع سے ہٹ گیا، واپس فسح اور بے خمیر کی روٹی کی طرف آتے ہیں۔ترتیب پر غور کریں؟ پہلے فسح آتا ہے، اور پھر خاندان کو سات دن (تکمیل کی عدد) تک بے خمیر کی روٹی کھانی ہوتی ہے۔میری اپنی زندگی میں، یسوع نے مجھے 1986 میں بچایا۔وہ میرے دل کے دروازے پر آیا اور اپنا خون لگا کر مجھے موت—ابدیت کی موت—سے بچایا۔

پھر وہ میری زندگی میں داخل ہوا اور خمیر کو ہٹانا شروع کر دیا۔(اور کیا میرے پاس بہت سارا خمیر تھا!) خدا کی مرضی سے باہر خود کو تسکین دینے کی میری خواہش مرنے لگی۔خمیر چلا جانے لگا۔مجھے اب گناہ کرنے کی خواہش نہیں رہی۔میں اب "شراب، عورتیں اور گانا" کی زندگی نہیں گزارنا چاہتا تھا۔

میرے خیال میں یہی وجہ تھی کہ میرے خاندان کے لیے یہ قبول کرنا مشکل تھا۔انہیں "نیا ڈوگ" ملا تھا، جبکہ انہیں "پرانا ڈوگ" پسند تھا۔

:ربی شاؤل (رسول پولس) نے کرنتھس کی جماعت (کلیسیا) کو گناہ کی تعریف کرنے سے روکا۔ان کی تنبیہ براہ راست اس تہوار سے نکلی تھی

1 کرنتھیوں 5:6b-8

کیا تم نہیں جانتے کہ تھوڑا سا خمیر پورے گندھے ہوئے آٹے کو خمیر کر دیتا ہے؟ پس پرانے خمیر کو نکال دو تاکہ تم ایک نئے گندھے ہوئے آٹے کی مانند ہو جاؤ، کیونکہ تم حقیقتاً بے خمیر ہو۔کیونکہ یقیناً [مسیح]، ہمارا فسح، ہمارے لیے قربان کیا گیا ہے۔

آیئے کبھی نہ بھولیں کہ یسوع ہی واحد ہیں جنہوں نے کبھی گناہ نہیں کیا۔ان کی زندگی میں کوئی خمیر نہیں تھا۔یہاں تک کہ سب سے راستباز مقدسین بھی کسی نہ کسی موقع پر ناکام ہوئے ہیں۔ہم سب کو مسلسل اپنی زندگیوں سے خمیر کو نکالنے کی ضرورت ہے۔کچھ خمیر ہم دیکھ سکتے ہیں۔یہ ہمارے اور ہمارے ارد گرد کے لوگوں کے لیے واضح ہوتا ہے۔دوسری بار، یہ کچھ ایسا ہوتا ہے جسے ہم نہیں دیکھ سکتے۔

:بہر حال، داؤد کی ایک اچھی دعا (اور جو میں ذاتی طور پر پڑھتا ہوں) زبور 139:23-24 میں ملتی ہے

"اے خدا، مجھے تلاش کر اور میرے دل کو جانچ، مجھے آزمائش میں ڈال اور میرے خیالات کو جانچ۔اور دیکھ کہ کیا میرے اندر کوئی برا راستہ ہے، اور مجھے ہمیشہ کی راہ پر چلا۔"

خدا سے گھر کی صفائی کرنے کو کہنا اُن 'خود مدد' کی کتابوں پر انحصار کرنے سے کہیں بہتر ہے جن پر دنیا بھروسہ کرتی ہے۔

خدااس کام کو کہیں بہتر طریقے سے کرتا ہے۔

اور اختتام پر، مجھے روٹی کے بارے میں ایک اور بات کہنے دیجیے۔ یہ جاننا دلچسپ ہے کہ یسوع ایک ایسے شہر میں پیدا ہوئے جس کا نام 'بیت لحم' تھا۔ یہ دراصل عبرانی میں دو الفاظ ہیں، "بیت" کا مطلب ہے "گھر" اور "لحم" کا مطلب ہے "روٹی"۔ تو کیا یہ دلچسپ نہیں کہ

جسے "زندگی کی روٹی" کہا جاتا ہے، وہ ایک ایسے شہر میں پیدا ہوا جسے "روٹی کا گھر" کہا جاتا ہے۔

یسوع نے یوحنا 6:35 میں کہا:

"میں زندگی کی روٹی ہوں۔ جو میرے پاس آئے گا وہ کبھی بھوکا نہ ہوگا، اور جو مجھ پر ایمان لائے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔"

کیا آپ اُس کی اور اُس کی بے خمیر فطرت سے کھانے کے لیے آئے ہیں؟

پہلوٹ کے پھل کا تہوار

بنی اسرائیل سے کہو: 'جب تم اس ملک میں داخل ہو جاؤ گے جو میں تمہیں دیتا ہوں، اور اس کی فصل کاٹو گے، تو تم اپنی فصل کے پہلوٹ کے پھل کا ایک خوشہ کاہن کے پاس لانا۔ 'وہ خوشہ خداوند کے سامنے ہلا کر تمہاری طرف سے قبول کرایا جائے گا؛ سبت کے اگلے دن کاہن اسے ہلائے گا۔

احبار باب 23، آیات 10-11

ترجیحات۔ میں نے سنا ہے کہ اگر آپ کسی شخص کی حقیقی روحانیت کو دیکھنا چاہتے ہیں، تو ان کے چیک بک کو دیکھیں۔ بلاشبہ ہم سب کو بل ادا کرنے ہوتے ہیں۔ بلاشبہ خدا ہم سے توقع رکھتا ہے کہ ہم اپنے خاندان کی دیکھ بھال کے لیے کچھ رقم بچائیں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ کون سی چیز پہلے آتی ہے؟ ہماری رقم پر سب سے پہلے حق کس کا ہوتا ہے؟ کیا ہم خدا اور اس کی بادشاہی کو پہلے دیتے ہیں، یا آخر میں؟ میں ابھی کچھ آپ کو کہتے ہوئے سن سکتا ہوں، "لیکن ہم قانون کے تحت نہیں ہیں!" سچ ہے، میں نے کبھی لازمی دینے کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔ لیکن کیا ایک شخص جو نیا جنم لینے کا دعویٰ کرتا ہے—ایک تبدیل شدہ دل—کسی حقیقی اور ٹھوس طریقے سے اس کا اظہار نہیں کرنا چاہیے؟ اور اس کا اظہار کرنے کا اس سے بہتر طریقہ کیا ہو سکتا ہے کہ جو کچھ آپ کے پاس ہے اس کا ایک حصہ خدا کو دیں؟

آخر کار، یہ سب اسی کا تو ہے!

پہلوٹ کے پھل کا تہوار کچھ اسی بارے میں تھا۔ فسح کے بعد، اسرائیل وعدہ شدہ زمین کی طرف جا رہا تھا۔ خدا نے پہلے ہی انہیں بتا دیا تھا کہ یہ دودھ اور شہد کی ندیوں والی زمین ہوگی۔ بلاشبہ یہ تمام فصلیں اور مویشیوں کی فراوانی کے بارے میں ایک علامتی بیان تھا جو خدا اسرائیل کو دینے والا تھا۔ پہلوٹ کی قربانی اسرائیل کا طریقہ تھا کہ وہ خدا کو فصلیں اور مویشیوں کی فراوانی دینے پر اپنی شکر گزاری کا اظہار کریں۔ اور آنے والی باقی فصل کے لیے اپنی شکر گزاری ظاہر کرنے کا ایک طریقہ۔ یہ ایک ٹھوس طریقہ تھا کہ وہ دکھائیں کہ خدا ان کی زندگیوں میں پہلے نمبر پر ہے۔

لیکن اس تہوار کے بارے میں اور بھی اہمیت تھی۔ پہلوٹ کے پھل سے یہ بھی ظاہر ہوتا تھا کہ اسرائیل جانتا تھا کہ ابھی اور بھی کچھ آنے والا ہے۔ وہ بیج جو ہفتوں پہلے زمین میں ڈالے گئے تھے، اب اگنے لگے تھے۔ پہلی فصلوں کو خدا کے لیے وقف کرنے کے بعد، باقی فصل ابھی ان کے لیے آنے والی تھی۔ کسان کے لیے کتنا اشتیاق ہوگا اگر اس سال تمام حالات ٹھیک رہے۔ وہ کتنی بھرپور فصل کی توقع کر سکتے تھے۔

A field to be harvested

آیئے پہلی صدی کے یروشلم میں واپس چلتے ہیں، پہلوٹ کے پھل کے تہوار سے تین دن پہلے۔ جمعہ کی دوپہر کو، یسوع کا بے جان جسم صلیب سے اتار لیا گیا تھا اور اسے دفن کے لیے تیار کیا جا رہا تھا۔ شاگرد یوحنا ہمیں بتاتا ہے کہ اسے اس وقت کی یہودی تدفین کی رسومات کے مطابق تیار کیا گیا تھا۔ پھر انہوں نے یسوع کے جسم کو لیا، اور اسے کفن کے کپڑوں میں لپیٹ کر خوشبوؤں کے ساتھ باندھ دیا، جیسا کہ یہودیوں کے دفن کرنے کا دستور ہے۔(یوحنا 19:40)

جمعہ کی شام کے بعد جسم کو دفن نہیں کیا جا سکتا تھا، اس لیے اسے اس دوپہر جلدی سے دفن کے لیے تیار کیا گیا، اس خیال کے ساتھ کہ وہ سبت کے بعد اتوار کی صبح واپس آ کر کام مکمل کریں گے۔ اب ہفتے کے پہلے دن، صبح سویرے، وہ اور ان کے ساتھ کچھ دوسری عورتیں قبر پر آئیں، اور وہ خوشبوئیں لے کر آئیں جو انہوں نے تیار کی تھیں۔(لوقا 24:1)۔

Em pt y Tomb in J Jerusalem today that m any t tourist s visit

ہفتے کے پہلے دن، انجیل کے مصنفین ہمیں بتاتے ہیں کہ عورتیں پہلے قبر پر پہنچیں۔ یہ حقیقت تنہا ان شکوک کرنے والوں کو بتا دیتی ہے جو انجیل کے بیانات کو مسترد کرتے ہیں کہ وہ تاریخ پڑھ رہے ہیں، کیونکہ پہلی صدی کے اسرائیل میں عدالت میں عورت کی گواہی قابل قبول نہیں تھی۔ تو اگر مصنفین واقعی ایک کہانی گھڑ رہے ہوتے اور چاہتے کہ لوگ اس پر یقین کریں، تو وہ عورتوں کو پہلے کیوں پہنچاتے؟

تاہم، نوٹ کرنے کی اہم بات یہ تھی کہ اسی دن یروشلم میں جب اسرائیل (کاہنوں کے ذریعے) اپنے کھیت کے پہلوٹ کے پھل کو جسمانی طور پر خدا کے سامنے ہلا رہا تھا، یسوع مردوں میں سے جی اُٹھنے کے پہلوٹ کے پھل بن گئے! وہ اتوار کی صبح قبر سے جی اُٹھے — بالکل اسی دن جس دن یہودیوں کا پہلوٹ کے پھل کا تہوار تھا۔

بلاشبہ، مسیح کے جسم کا قبر سے جسمانی طور پر جی اُٹھنا ہمارے ایمان کا بنیادی سنگِ میل ہے! یہ قابل مذاکرہ نہیں ہے۔ بہت سی چیزیں ہیں جن پر مسیحی دوستانہ طور پر اختلاف کر سکتے ہیں، لیکن یہ ان میں سے ایک نہیں ہے۔ رسول پولس ہمیں بتاتا ہے کہ جب تک ہم اپنے دل سے یقین نہیں کرتے کہ یسوع مردوں میں سے جی اُٹھے، ہم نجات نہیں پا سکتے۔ "کہ اگر تو اپنے منہ سے خداوند یسوع کا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لائے کہ خدا نے اُسے مردوں میں سے زندہ کیا ہے، تو تو نجات پائے گا۔" (رومیوں 10:9)۔

کئی بار میں مسیحی مدافعینِ ایمان (ایک مدافع وہ ہوتا ہے جو ایمان کی حفاظت کرتا ہے) کو یسوع کے جی اُٹھنے کو تاریخ کے مختلف ذرائع سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے سنا ہے۔

یہ نہیں کہ وہ طریقے برے ہیں، لیکن وہ ہمیشہ پرانے عہد نامے کے جی اُٹھنے کے ثبوت کو نظرانداز کر دیتے ہیں! اسرائیل کے نبیوں نے پیشین گوئی کی تھی کہ یہ واقعہ بہت پہلے ہو گا۔

ہے، جوش میک ڈویل یسوع کے جی اُٹھنے کے ثبوت کے لیے "Evidence that Demands a Verdict" ایسی ہی ایک مدافعانہ کتاب، جس کا عنوان کم از کم 80 صفحات کی علمی تحقیق پیش کرتا ہے۔ جو لوگ وقت لگانے کے لیے تیار ہیں، ان کے لیے ثبوت کافی قائل کن ہے۔

لیکن، پرانے عہد نامے کے ثبوت کے حوالے سے، رسول پولس کہتا ہے، "کیونکہ میں نے تمہیں سب سے پہلے وہی بات پہنچائی جو میں نے خود پائی کہ مسیح ہمارے گناہوں کے لیے کتابِ مقدس کے مطابق مرا، اور دفن کیا گیا، اور تیسرے دن کتابِ مقدس کے مطابق جی اُٹھا، "(1 کرنتھیوں 15:3-4)۔ کیا آپ نے ان آخری چار الفاظ پر غور کیا... "کتابِ مقدس کے مطابق"؟ پولس کہتا ہے کہ مسیح کا جی اُٹھنا یہودی صحیفوں کے مطابق پیشین گوئی کی گئی تھی! جسے ہم آج عام طور پر پرانا عہد نامہ کہتے ہیں۔ اور پہلوٹ کے پھل کا تہوار یقینی طور پر ایک ایسا علاقہ ہے جہاں خدا نے سکھایا کہ جو کچھ پہلے مر چکا تھا (بیج) دوبارہ زندہ ہو سکتا ہے۔ یہی بات مسیح کے لیے بھی درست ہے۔ اُس کا جسم زمین میں بویا گیا اور تیسرے دن زندہ ہو کر ہلایا گیا! (پرانے عہد نامے میں جی اُٹھنے کے مزید حوالہ جات کے لیے، زبور 16:10، یسعیاہ 53:10 اور ہوسیع 6:2 دیکھیں)۔

: عظیم یہودی مصنف الفریڈ ایڈر زہائم اسے اچھی طرح بیان کرتے ہیں

اس کی اہمیت کو الفاظ میں مکمل طور پر بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ایک مردہ مسیح ایک استاد اور معجزہ کرنے والا ہو سکتا تھا، اور اس طرح یاد کیا اور پیار کیا جاتا۔ لیکن صرف ایک زندہ" اور جی اُٹھا ہوا مسیح نجات دہندہ، زندگی، اور زندگی دینے والا ہو سکتا ہے—اور اسی طرح تمام لوگوں کو اس کی تبلیغ کی گئی۔ اور اس بہترین سچائی کے لیے ہمارے پاس مکمل اور بے شک ثبوت موجود ہیں۔"1

صدوقیوں کے مطابق (جو یروشلم میں ہیکل کی خدمات چلاتے تھے)، یہ "پہلوٹ کے پھل" کا دن ہمیشہ فسح کے ختم ہونے کے بعد ہفتے کے "پہلے" دن ہوتا تھا—یعنی یہ ہمیشہ اتوار کو ہوتا تھا!

یہ نوٹ کرنا بہت دلچسپ ہے کہ اس "پہلوٹ کے پھل" کے دن کا عبرانی نام "یوم ہابکوریم" (پہلوٹ کے پھل کا دن) ہے اور یہ اسی عبرانی جڑ سے ماخوذ ہے جس سے "بکھور"—جس کا مطلب ہے "پہلوٹا"۔ تو ہم یہاں ایک وسیع اصول کو کام کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ توریت میں، یاد رکھیں کہ انسان (اور جانور) کا پہلوٹا خداوند کا تھا (گنتی 8:17 دیکھیں)۔ تو یہ اصول ہر زرعی موسم میں پکنے والے پہلوٹ کے پھل پر بھی لاگو ہوتا ہے۔

لیکن مسیح کے جسمانی جی اُٹھنے کے آپ اور میرے لیے مضمرات پر واپس آتے ہیں۔ تو، اسے سادہ الفاظ میں کہیں، اگر وہ جی اُٹھنے کے پہلوٹ کے پھل تھے، تو اس کا کیا مطلب ہے؟ یہ یقینی طور پر ظاہر کرتا ہے کہ اور بھی جی اُٹھیں گے، ہے نا؟ اور کون ہوں گے؟ آپ اور میں! اسی مسیح پر ایمان لانے والے۔ وہ جس نے موت پر فتح پائی اور قبر سے جی اُٹھا، وہ ہمیں بھی مرِدوں میں سے جِلائے گا۔ اس سچائی کو اپنے دل میں اُتار لیں! (یدیش زبان کا اظہار جو 'دل' کے لیے استعمال ہوتا ہے)۔

Messiah rose from the dead

آپ کا بد ترین دشمن موت ہے، اور چونکہ خدا نے یسوع کو مرِدوں میں سے زندہ کیا ہے—— ہم بھی جسمانی طور پر مرِدوں میں سے جی اُٹھیں گے۔ مستقبل کے لیے یہ کیسا ہے؟

در حقیقت، پولس نے کرنتھس کے مومنوں کو اپنے خط میں جسمانی جی اُٹھنے کے موضوع پر ایک پورا حصہ وقف کیا ہے۔

کرنتھیوں15:12-20 1

اب اگر [مسیح] کی منادی کی جاتی ہے کہ وہ مرِدوں میں سے جی اُٹھا ہے، تو تم میں سے بعض کیسے کہتے ہیں کہ مرِدوں کا جی اُٹھنا نہیں ہے؟ لیکن اگر مرِدوں کا جی اُٹھنا نہیں" ہے، تو [مسیح] بھی نہیں جی اُٹھے۔ اور اگر [مسیح] نہیں جی اُٹھے، تو ہماری منادی بے کار ہے اور تمہارا ایمان بھی بے کار ہے۔ ہاں، اور ہم خدا کے جھوٹے گواہ ٹھہرے ہیں، کیونکہ ہم نے خدا کے بارے میں گواہی دی ہے کہ اس نے [مسیح] کو جِلایا، جسے اس نے نہیں جِلایا—— اگر واقعی مرِدے نہیں جی اُٹھتے۔ کیونکہ اگر مرِدے نہیں جی اُٹھتے، تو [مسیح] بھی نہیں جی اُٹھے۔ اور اگر [مسیح] نہیں جی اُٹھے، تو تمہارا ایمان بے کار ہے؛ تم ابھی تک اپنے گناہوں میں ہو! پھر وہ بھی جو [مسیح] میں سو گئے ہیں، ہلاک ہو گئے ہیں۔ اگر ہماری اُمید [مسیح] میں صرف اِسی زندگی تک ہے، تو ہم سب آدمیوں سے زیادہ قابلِ رحم ہیں۔ لیکن اب [مسیح] مرِدوں میں سے جی اُٹھا ہے، اور جو سو گئے ہیں اُن کے پہلوٹ کے پھل بن گئے ہیں۔"

آخری جملہ سب کچھ خلاصہ کرتا ہے۔ مسیح جی اُٹھنے کے پہلوٹ کے پھل ہیں۔ ہم مومن، چاہے مر جائیں (سو جائیں)، باقی پھل ہیں۔ یسوع پر ایمان لانے والے تمام مومنوں کا جی اُٹھنا یقینی طور پر ایک دن ہو گا۔ اور اس دن ہمیں نئے جسم ملیں گے جو ناقابلِ فساد اور جلالی ہوں گے، اور کبھی نہیں مریں گے۔

جی اُٹھنے والے جسم کے بارے میں، ہمیں کچھ ایسی باتیں بھولنی ہوں گی جو فلموں نے ہمیں سالوں سے سکھائی ہیں۔ ہم روح یا ارواح نہیں بنیں گے جو بادلوں پر جسم کے بغیر ہمیشہ کے لیے تیرتے رہیں گے۔ جی اُٹھنے والا جسم ایک حقیقی جسم ہو گا۔ "ایک جسم طبعی ہے، اور ایک جسم روحانی ہے" (1 کرنتھیوں15:44)۔ روحانی جسم کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ ایک ایسا جسم ہو گا جسے آپ نہیں دیکھ سکتے، بلکہ یہ ایک حقیقی جسم ہو گا جو روح کے استعمال اور اظہار کے لیے موزوں ہو گا۔ یہ جسمانی خواہشات کے زیرِ اثر نہیں ہو گا (جیسا کہ ہمارے طبعی جسم اب ہیں)، بلکہ یہ روحانی، خدائی خواہشات کے زیرِ اثر ہو گا۔ جیسا کہ ہرمن ہوئٹ وضاحت کرتے ہیں:

جی اُٹھنے والا جسم بالکل وہی جسم ہو گا جس نے موت کا تجربہ کیا تھا اور قبر میں رکھا گیا تھا... اگر جی اُٹھنے والا جسم ایک نیا جسم ہوتا، تو یہ تخلیق کا عمل ہوتا نہ کہ جی اُٹھنا... " ساخت وہی رہے گی، لیکن یہ گوشت اور خون کا جسم نہیں ہو گا؛ یہ اسی قسم کا گوشت نہیں ہو گا؛ بلکہ یہ ایک ایسا جسم ہو گا جو نئے دائرے کے لیے موزوں ہو گا جس میں یہ کام کرے گا، اور یہ گوشت اور ہڈیوں پر مشتمل ہو گا (لوقا 24:39)، اور گوشت کو اس کے نئے مقصد اور کام کے لیے تبدیل کیا جائے گا (1 کرنتھیوں 15:39)۔ "1

کیا آپ کو تصویر سمجھ آگئی؟ ہمارا مستقبل کا جی اُٹھنا مسیح کے ماضی کے جی اُٹھنے سے جڑا ہوا ہے۔ وہ پہلوٹ کے پھل تھے اور ہم بہت سے پھل ہیں جو آنے والے ہیں۔ یہاں کچھ مشورہ ہے جو میں صرف مومنوں کو دے سکتا ہوں۔ اپنی قبروں میں زیادہ آرام سے نہ بیٹھیں؛ آپ صرف قیامت کے دن تک انہیں کرائے پر لے رہے ہیں!

ہفتوں کا تہوار

اور تم اپنے لیے سبت کے اگلے دن سے گنتی کرو، اُس دن سے جب تم ہلائے جانے والے نذرانے کا خوشہ لائے تھے: سات سبت مکمل ہوں گے۔ ساتویں سبت کے اگلے دن تک پچاس دن گنو؛ پھر تم خداوند کے لیے ایک نیا اناج کا نذرانہ چڑھاؤ گے۔

احبار باب 23، آیات 15-16

کیلنڈر پر بہت سے یہودی تہوار کسی تاریخی واقعے سے جڑے ہوئے ہیں۔ فسح خروج سے جڑا ہوا ہے جو تقریباً 1450 قبل مسیح کا ہے۔ پوریم یہودی لوگوں کو ہامان سے بچانے کا جشن مناتا ہے جو کتاب ایسٹر میں تقریباً 480 قبل مسیح کا واقعہ ہے۔ حنوکہ مکابی خاندان کی شامی فوج کے خلاف لڑائی اور یروشلم کے ہیکل کو دوبارہ وقف کرنے (یا "حنوکہ" کرنے) سے جڑا ہوا ہے جو تقریباً 165 قبل مسیح کا واقعہ ہے۔ آج ان تہواروں میں سے زیادہ تر کا موضوع ہے: "انہوں نے ہمیں تباہ کرنے کی کوشش کی۔ خدا نے ہمیں بچا لیا۔ چلو کھاتے ہیں!" تاہم، یہ تہوار، ہفتوں کا تہوار، تکنیکی طور پر کسی معجزے یا تاریخی واقعے سے منسلک نہیں ہے۔ لیکن، اس کا تعین کرنے کا وقت یقینی طور پر فسح سے جڑا ہوا ہے۔

احبار 23 میں، خدا اسرائیل کو حکم دیتا ہے کہ وہ فسح کے بعد پہلے سبت سے سات سبت (سات ہفتے) گنیں۔ تو ہمارے پاس کل 49 دن ہیں۔ (ایک ہفتے میں سات دن سات ہفتوں میں 49 دن ہوتے ہیں۔) پھر، 50 ویں دن، کئی چیزیں ہونی تھیں۔ ایک چیز گندم کی فصل سے خمیر والی دو روٹیوں کو ہلانا تھا۔ چونکہ یہ تہوار "پہلوٹ کے پھل" سے 50 دن بعد ہے، اس لیے اس تہوار کا یونانی نام پینتیکوست ہے (جس میں "پینٹے" کا مطلب پانچ ہے۔) تاہم، یہودی لوگ اسے بائبل کے نام "شاوُوت" سے پکارتے ہیں۔

پچھلے پہلوٹ کے پھل کے تہوار کی طرح (پچھلے باب دیکھیں)، یہ تہوار بھی خدا کو ان کی زرعی برکات کا منبع تسلیم کرتا ہے۔ خاص طور پر، زمین کے پہلوٹ کے پھل میں سے کچھ دوبارہ خدا کو دینے کے ذریعے۔ اس بار یہ گندم کی فصل سے تھا۔ درحقیقت، بھرپور فصل (یا اس کی کمی) اسرائیل کی موسیٰ کی شریعت کے ساتھ وابستگی سے واضح طور پر جڑی ہوئی تھی۔ جیسا کہ موسیٰ کی شریعت نے انہیں بتایا،

استثنا 11:7-13

اس لیے تم حکم، قوانین، اور فیصلوں کو جن کا میں آج تمہیں حکم دیتا ہوں، ان پر عمل کرنا۔ پھر یہ ہوگا کہ چونکہ تم ان فیصلوں کو سنتے ہو، اور انہیں مانتے اور کرتے ہو، تو "...خداوند تمہارا خدا... تم سے محبت کرے گا اور تمہیں برکت دے گا اور تمہیں کثیر کرے گا؛ وہ تمہاری اولاد کو اور تمہاری زمین کے پھل کو بھی برکت دے گا"

یہاں ایک طرف نوٹ کریں، جبکہ ہمیں کبھی بھی اپنے بچت کے اکاؤنٹ کی مقدار کو خدا کے ساتھ ہمارے تعلقات کے معیار کے طور پر استعمال نہیں کرنا چاہیے (ایوب کی کتاب سکھاتی ہے کہ ایوب ایک راستباز آدمی تھا جس نے سب کچھ کھو دیا)، لیکن ہمیں نوٹس لینا چاہیے کہ اگر اچانک ہماری مالی زندگی میں کوئی 'رکاوٹ' یا 'کمی' آ جائے، تو شاید خدا ہمارا دھیان حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟ شاید ہم نے کسی چیز میں اسے نظرانداز کر دیا ہے؟ شاید وہ ہمیں کچھ سکھانا بھی چاہ رہا ہے۔ موسیٰ کی شریعت نے واضح طور پر یہی سکھایا تھا۔

قدیم اسرائیل میں، سال میں تین بار ایسا وقت ہوتا تھا جب تمام مردوں کو خداوند کے سامنے حاضر ہونا ضروری تھا۔ "سال میں تین بار تمہارے تمام مرد خداوند خدا کے سامنے حاضر ہوں۔" (خروج 23:17) دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ تینوں فصل اور خدا کی برکات سے جڑے ہوئے تھے۔ بہار میں، یہ فسح اور پہلوٹ کے پھل کا تہوار (جو کہ جو کی فصل تھی) تھا۔ خزاں میں، یہ سوکوت (خیموں) کا تہوار (انگور اور زیتون کی فصل) تھا۔ اور یہاں درمیان میں ہفتوں کا تہوار تھا جو گندم کی فصل سے جڑا ہوا تھا۔

اس طرح،تینوں "ضروری حاضری" والے تہوار خدا کی فراہمی سے جڑے ہوئے تھے۔ دوسرے لفظوں میں، جب خدا برکت دیتا ہے، تو اس کا شکر ادا کرنا یاد رکھیں۔

ہفتوں کے تہوار میں، اسرائیل کو اس گندم کی فصل سے بہترین آٹا لے کر دو روٹیاں پکانا تھا اور انہیں ہیکل میں پیش کرنا تھا (بھیڑوں، بیلوں، بکریوں اور مینڈھوں جیسی دیگر چیزوں کے ساتھ۔) دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ دو روٹیاں خمیر کے ساتھ پکائی جاتی ہیں! خمیر عام طور پر گناہ سے منسلک ہوتا ہے۔ یہاں خمیر کیوں قبول کیا جاتا ہے؟ میں اس کا جواب بعد میں دوں گا۔

Two loaves of bread were given to the Lord on the 50th day

کیا آپ کو اس باب کے شروع میں یاد ہے، میں نے کہا تھا کہ یہ تہوار کسی تاریخی واقعے سے منسلک نہیں ہے؟ خیر، یہ بات مکمل طور پر درست نہیں ہو سکتی۔

ربیوں کی روایت کے مطابق، انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ چونکہ اسرائیل مصر سے پہلے مہینے میں (ہمارے کیلنڈر کے مطابق تقریباً اپریل) نکلے تھے، تو پچاس دن بعد ہم تیسرے مہینے (ہمارے کیلنڈر کے مطابق تقریباً جون) میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور صحیفے ہمیں بتاتے ہیں کہ اسرائیل کے مصر سے نکلنے کے تیسرے مہینے میں واقعی ایک تاریخی واقعہ پیش آیا تھا۔

خروج 7&1:19

" اسرائیل کے بچوں کے مصر کی سرزمین سے نکلنے کے تیسرے مہینے میں، اسی دن، وہ سینا کے بیابان میں پہنچے... پس موسیٰ آیا اور لوگوں کے بزرگوں کو بلایا، اور ان کے سامنے وہ تمام باتیں رکھیں جو خداوند نے اسے حکم دی تھیں۔"

لہٰذا، چونکہ شریعت (دس احکام) اس مہینے میں دی گئی تھی، ربیوں کو اس تہوار کو شریعت کے دینے کے ساتھ منسلک کرنے پر پورا اعتماد تھا۔ جیسا کہ روتھ اسپیکٹر لیسلی کہتی ہیں،

" یہودی لوگ اس دن کو 'شاؤوت' یا 'ہفتے' کہتے ہیں کیونکہ یہ فسح کے سات ہفتے بعد آتا ہے۔ اس دن انہیں 'دس احکام' کی یاد دہانی ہوتی ہے جو موسیٰ کو فسح کے مینڈھے کے ذبح ہونے کے پچاس دن بعد دیے گئے تھے، جب وہ مصر سے نجات پا چکے تھے... اس تہوار کو 'شریعت دینے کا دن' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔"

اب میں ہمیشہ ربیوں کی شریعت کی تشریحات سے متفق نہیں ہوتا۔ تاہم، اس معاملے میں، ثبوت (اگرچہ حالاتی) یہ ظاہر کرتے ہیں کہ شریعت واقعی فسح کے پچاسویں دن دی گئی تھی۔

The rabbis tell us that "The Law" was given here on Mt. Sinai on the Feast of (seven) Weeks.

نوٹ کریں کہ خروج ہمیں اس دن کے بارے میں کچھ اور منفرد تفصیلات فراہم کرتا ہے۔ کیا آپ کو یاد ہے کہ جب موسیٰ پہاڑ پر شریعت وصول کر رہے تھے تو وہاں کیا ہوا تھا؟ ہارون نیچے لوگوں کے لیے ایک سنہری بچھڑا بنا رہا تھا۔ اور جب اس نے یہ کام مکمل کر لیا، تو انہوں نے اس سنہری بچھڑے کی پوجا کرتے ہوئے ایک پارٹی کی——اس خدا کے طور پر جس نے انہیں مصر سے نجات دلائی تھی! اور جب موسیٰ نیچے اترے تو کیا ہوا؟

خروج32:15,19-25,28

اور موسیٰ نے منہ موڑا اور پہاڑ سے نیچے اترا، اور اس کے ہاتھ میں گواہی کی دو تختیاں تھیں... جیسے ہی وہ کیمپ کے قریب پہنچا، اس نے بچھڑے اور رقص کو دیکھا۔ تو موسیٰ کا غصہ بھڑک اٹھا، اور اس نے تختیوں کو اپنے ہاتھوں سے پھینک کر پہاڑ کے دامن میں توڑ دیا...

جب موسیٰ نے دیکھا کہ لوگ بے لگام ہو گئے ہیں (کیونکہ ہارون نے انہیں روکا نہیں تھا، جو ان کے دشمنوں میں ان کے لیے شرم کا باعث تھا)، تو موسیٰ کیمپ کے دروازے پر کھڑا ہوا، اور کہا، "جو کوئی خداوند کی طرف ہے——میرے پاس آئے۔" اور لیوی کے تمام بیٹے اس کے پاس جمع ہو گئے۔ اور اس نے ان سے کہا، "اسرائیل کے خداوند خدا یوں فرماتا ہے: 'ہر شخص اپنی تلوار اپنی کمر پر باندھے، اور کیمپ میں ہر دروازے سے اندر اور باہر جائے، اور ہر شخص اپنے بھائی کو، اپنے ساتھی کو، اور اپنے پڑوسی کو مار ڈالے۔'" تو لیوی کے بیٹوں نے موسیٰ کے کلمے کے مطابق کیا۔ اور اس دن تقریباً تین ہزار آدمی مارے گئے۔

کیاایک افسوسناک دن تھا! تین ہزار اسرائیلی مارے گئے! انہوں نے شریعت کو توڑ دیا اس سے پہلے کہ وہ دی جاتی! لیکن کیا یہ خاص تعداد (3,000) آپ کے لیے کوئی گھنٹی بجاتا ہے؟ آئیے نئے عہد نامے کے صحیفوں کو دیکھتے ہیں کہ پہلی صدی میں یروشلم میں پہلوٹ کے پھل کے 50 ویں دن کیا ہوا ...

اعمال 1:2-4

جب پینتیکوست کا دن پورا ہوا، تو وہ (شاگرد) سب ایک جگہ ایک دل ہو کر جمع تھے۔ اور اچانک آسمان سے ایک زوردار ہوا کی سی آواز آئی، اور اس نے پورے گھر کو بھر دیا جہاں وہ بیٹھے تھے۔ پھر انہیں آگ کی سی تقسیم شدہ زبانیں نظر آئیں، اور ہر ایک پر ایک زبان بیٹھ گئی۔ اور وہ سب روح القدس سے بھر گئے اور دوسری زبانوں میں بولنے لگے، جیسا کہ روح نے انہیں بولنے کی طاقت دی۔

جب ایک بھیڑ یہ دیکھنے کے لیے جمع ہوئی کہ کیا ہو رہا ہے، تو پطرس نے بھیڑ کو وعظ دیا۔ اور پھر دیکھیں کہ کیا ہوتا ہے ...

اعمال 40:2-41

اور بہت سے دوسرے الفاظ کے ساتھ اس نے گواہی دی اور انہیں نصیحت کی، کہا، 'اس کجرو نسل سے نجات پاؤ۔' پھر جنہوں نے خوشی سے اس کا کلام قبول کیا، وہ بپتسمہ لے گئے؛ اور اس دن تقریباً تین ہزار جانوں کو ان میں شامل کیا گیا۔"

یہاں آپ کے پاس ہے! جب شریعت دی گئی—3,000 مر گئے۔ جب روح القدس دی گئی—3,000 بچ گئے! کیا یہ معاملہ نہیں ہے؟ شریعت موت لاتی ہے (صرف اس لیے کہ ہم میں سے کوئی بھی اسے نہیں رکھ سکتا)، لیکن یسوع زندگی لاتا ہے! خدا کی دی گئی شریعت اچھی ہے، لیکن یہ بیرونی طور پر دی گئی تھی۔ ہماری گناہ کی فطرت ہمیں اس کی اچھی شریعت کو توڑنے پر مجبور کرتی ہے۔ لیکن یسوع میں، خدا کی روح ہمیں ایک نیا دل دیتی ہے تاکہ ہم ایک خدائی زندگی گزار سکیں اور اس کی شریعت کو نہ توڑیں! کیا یہی وہ نہیں ہے جو یہودی نبیوں نے کہا تھا کہ ہوگا؟

In the temple courtyard – 3,000 people accepted the Messiah and gained new life

یرمیاہ 31:31-33

"دیکھو، وہ دن آ رہے ہیں، خداوند فرماتا ہے، جب میں اسرائیل کے گھرانے اور یہوداہ کے گھرانے کے ساتھ ایک نیا عہد باندھوں گا—اس عہد کے مطابق نہیں جو میں نے ان کے باپ دادا کے ساتھ اس دن باندھا تھا جب میں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں مصر کی سرزمین سے باہر نکالا تھا... لیکن یہ وہ عہد

ہے جو میں ان دنوں کے بعد اسرائیل کے گھرانے کے ساتھ باندھوں گا، خداوند فرماتا ہے: میں اپنی شریعت ان کے دلوں میں ڈالوں گا، اور ان کے دلوں پر لکھوں گا..."

اور کیا آپ کو وہ دو روٹیاں یاد ہیں جو میں نے اس باب کے شروع میں بتائی تھیں، جو اس دن ہلائی جاتی تھیں؟ خیر، یسوع کی موت کے 50ویں دن، اعمال باب 2 ہمیں پطرس کے پینتیکوست پر یروشلم میں جمع ہونے والی بڑی بھیڑ کو دیے گئے وعظ کے بارے میں بتاتا ہے۔ اور چونکہ یہ یروشلم تھا، تو یہ کہنا محفوظ ہے کہ بھیڑ میں زیادہ تر لوگ یہودی تھے۔ لیکن بھیڑ میں کچھ غیر یہودی بھی ضرور تھے۔ وہ اسرائیل کے خدا پر ایمان لائے تھے اور اس کی عبادت کرتے تھے اور یہودی مذہب اختیار کر چکے تھے۔ لہٰذا، اس پینتیکوست کے دن سے (جب کلیسیا کی بنیاد رکھی گئی)، مومنوں کی جماعت دو الگ گروہوں پر مشتمل ہونی چاہیے—نجات پائے ہوئے یہودی اور نجات پائے ہوئے غیر یہودی! دو روٹیاں اب بھی ایک کے طور پر ہلائی جاتی ہیں! جیسا کہ پولس کہتا ہے، "کیونکہ وہ [مسیح] خود ہمارا امن ہے، جس نے دونوں [یہودی اور غیر یہودی] کو ایک کر دیا، اور درمیان کی دیوار کو جو جدا کرتی تھی، گرا دیا؛" (افسیوں 2:14)

اور احبار 23 میں روٹیاں خمیر کے ساتھ کیوں پکائی اور خدا کو پیش کی گئی تھیں؟ کیونکہ جب ہم خدا کے پاس آتے ہیں، تو ہمارے اندر گناہ کی فطرت اب بھی موجود ہوتی ہے۔ ہم سب (یہودی اور غیر یہودی) میں اب بھی گناہ کی فطرت ہے جو مکمل طور پر اس وقت تک نہیں ہٹے گی جب تک ہم جلال تک نہیں پہنچ جاتے۔ خدا یہ جانتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے۔ ہم اپنی گناہ کی فطرت کے ساتھ ہی قبول اور نجات پا چکے ہیں۔ اب، یہ ہمیں گناہ کے لیے کوئی بہانہ نہیں دیتا، ہرگز نہیں۔ لیکن جب آپ اس پرانی گناہ کی فطرت کے خلاف لڑتے ہیں، جو برائی کرنا چاہتی ہے، تو جان لیں کہ خدا سمجھتا ہے۔ یاد رکھیں کہ اس نے ہمیں روح القدس کے ذریعے گناہ پر فتح دی ہے، جسے اس نے تمام مومنوں کو دیا، یہودیوں کے ہفتوں کے تہوار سے شروع ہو کر۔

گرمیوں کا وقفہ

جب تم اپنی زمین کی فصل کاٹو، تو اپنے کھیت کے کناروں کو مکمل طور پر نہ کاٹنا، اور نہ ہی اپنی فصل کی گرہن کو اکٹھا کرنا۔ تم انہیں غریبوں اور اجنبیوں کے لیے چھوڑ دو: میں خداوند تمہارا خدا ہوں۔

احبار باب 23، آیت 22

ہفتوں کے تہوار کے ختم ہونے کے بعد، ہم ایک ایسے وقت میں داخل ہوتے ہیں جب اسرائیل میں کافی عرصے تک کوئی تہوار نہیں ہوتا۔ بنیادی طور پر پورے گرمیوں کے "... موسم میں، بہت سے اسرائیلی اپنے گھروں کو واپس چلے جاتے تھے اور وہی کرتے تھے جو انہیں کرنا چاہیے تھا، یعنی کھیتوں میں کام کرنا۔ "جب تم اپنی زمین کی فصل کاٹو ۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ کچھ وقت خدا کی عبادت کے لیے ہوتا ہے اور کچھ وقت جب ہم سے کام کرنے کی توقع کی جاتی ہے۔ (aاحبار 23:22)

اور اگر آپ غور کریں، تو خدا انہیں بتاتا ہے کہ اپنے کام کے دوران، ان لوگوں کو نہ بھولیں جو ان سے کم خوش قسمت ہیں۔ خدا انہیں "غریبوں اور اجنبیوں" کو یاد رکھنے کو کہتا ہے۔ پورے صحیفوں میں، ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کے دل میں ہمیشہ غریبوں اور اجنبیوں کے لیے ایک خاص جگہ ہوتی ہے۔ اسرائیل کو ہدایت دی گئی تھی کہ وہ کبھی بھی غریبوں یا اجنبیوں کا فائدہ نہ اٹھائیں۔ ایک وجہ یہ ہے کہ اسرائیل خود مصر میں اجنبی تھے۔ اس لیے انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ایک اجنبی زمین میں اجنبی ہونے کا کیا احساس ہوتا ہے۔ درحقیقت، غریبوں کی مدد کرنے میں، خدا اسے ایک ذاتی قرض کے طور پر دیکھتا ہے جسے وہ خود واپس کرے گا!

امثال 19:17

جو غریبوں پر رحم کرتا ہے، وہ خداوند کو قرض دیتا ہے، اور وہ اسے واپس کرے گا جو اس نے دیا ہے۔

مجھے آپ سے ایک سوال پوچھنے دیں۔ ہم، مومنوں کے طور پر، غریبوں کی مدد کیسے کرتے ہیں؟ اگرچہ یہ سچ ہے کہ امریکہ میں زیادہ تر لوگوں کے پڑوس میں عام طور پر غریب لوگ نہیں رہتے۔ پھر بھی، کتنے مسیحی اتوار کی دوپہر کو، گرجا گھر کے بعد، باہر کھانا کھانے جاتے ہیں، اور میز پر بڑے دکھاوے کے ساتھ دعا کرتے ہیں۔ پھر وہ اپنی ویٹریس سے بہترین سروس کا مطالبہ کرتے ہیں اور آخر میں گھر واپس جاتے ہیں، میز کو خالی پلیٹوں سے بھرا چھوڑ کر اور اسے بہت کم ٹپ دیتے ہیں! میرے دوستو، یہ خدا کی توہین ہے!

کیا آپ کو لگتا ہے کہ وہ ویٹریس اپنے خاندان کے ساتھ اتوار کی صبح کو قربان کر کے آپ کی خدمت کرنے میں لطف اندوز ہوتی ہے؟ کیا وہ شاید اپنے گھر کے بچوں کو کھانا کھلانے کے لیے کام نہیں کر رہی ہوگی؟ کیا خدا اسے 'غریب' نہیں سمجھے گا اور اس کی بہبود کی فکر نہیں کرے گا؟ ضرورت مندوں کے ساتھ فیاضی سے پیش آئیں۔ غریبوں کی مدد کرنے میں، خدا آپ کے اعمال کو یاد رکھتا ہے۔

اس وقت، اسرائیل میں کوئی سیاستدان نہیں تھے۔ کوئی سماجی بہبود کے پروگرام نہیں تھے۔ اس لیے، غریبوں اور اجنبیوں کو کھیتوں میں سے گزر کر بچی کھچی فصل اکٹھی کرنے دینا، بہت سے غریب لوگوں کے لیے اپنے خاندانوں کو کھانا کھلانے کا بنیادی طریقہ تھا۔ وہ لوگوں کی لالچ نہ کرنے اور اپنے کھیتوں کو خالی نہ کرنے کی رضامندی پر انحصار کرتے تھے۔ وہ لوگوں کی خدا کی اطاعت کرنے اور ملک میں غریبوں اور اجنبیوں کو یاد رکھنے کی رضامندی پر انحصار کرتے تھے۔

پہلے چار تہواروں کو دیکھتے ہوئے، ہم دیکھتے ہیں کہ تاریخ میں نبوی طور پر پورا ہونے والا آخری تہوار ہفتوں کا تہوار (پینتیکوسٹ) تھا۔ یہ اعمال باب 2 میں پورا ہوا اور پچھلے باب میں اس پر بحث کی گئی۔ اگلا تہوار جو نبوی طور پر پورا ہونا ہے وہ نرسنگوں کا تہوار ہے اور اگلے باب میں اس پر بحث کی جائے گی۔ اس طرح، مومنوں کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم نبوی طور پر تہوار چار (پینتیکوسٹ) اور تہوار پانچ (نرسنگوں) کے درمیان کے وقت میں رہ رہے ہیں۔

خزاں گرمیاں بہار

تہوار 5,6,7 (ہم یہاں ہیں) تہوار 1,2,3,4

کیاآپ کبھی اسٹیٹ پارک گئے ہیں اور وہاں مختلف پیدل سفر کے راستوں کے بڑے نقشے دیکھے ہیں؟ کیاآپ اس بڑے نقشے کو دیکھ کر اس پر کہیں بڑے سرخ نقطے کی تلاش نہیں کرتے ؟اور عام طور پر اس کے ساتھ وہ تین خاص الفاظ لکھے ہوتے ہیں، "آپ یہاں ہیں۔" خیر، اگر آپ اپنی بائبل کے حاشیے پر لکھتے ہیں، تو آپ کو آیت 22 کے ساتھ بڑے حروف میں لکھنا چاہیے، "ہم یہاں ہیں۔"

تو اسرائیل نے تہوار چار اور پانچ کے درمیان اس وقت کیا کیا؟ آیت 22 انہیں کھیتوں میں کام کرنے کو کہتی ہے۔ فصل کاٹو—لوگوں کو یاد رکھو۔ چونکہ مسیح کا جسم پینتیکوسٹ (تہوار نمبر چار) پر تقریباً 2,000 سال پہلے پیدا ہوا تھا، تو ہمیں اب کیا کرنا چاہیے؟ کھیتوں میں کام کرو۔ فصل کاٹو۔ لوگوں کو یاد رکھو۔ کیاآج کی فصل زراعت ہے؟ نہیں، یہ لوگ ہیں۔ دیکھیں یسوع نے کیا کہا . . .

یوحنا 4:35

کیا تم نہیں کہتے کہ 'ابھی چار مہینے ہیں اور پھر فصل آئے گی'؟ دیکھو، میں تم سے کہتا ہوں، اپنی آنکھیں اٹھاؤ اور کھیتوں کو دیکھو، کیونکہ وہ پہلے ہی کٹائی کے لیے سفید ہو چکے ہیں!

مسئلہ فصل کا نہیں ہے، بلکہ مزدوروں کی کمی کا ہے!

لوقا 10:2

پھر اس نے ان سے کہا، "فصل واقعی بہت ہے، لیکن مزدور تھوڑے ہیں؛ اس لیے فصل کے مالک سے دعا کرو کہ وہ اپنی فصل میں مزدور بھیجے۔"

اور فصل کا پیغام کیا ہے؟ ہم ایک روح کو کیسے کاٹ سکتے ہیں؟ انہیں توبہ اور جنت کی خوشخبری کے بارے میں بتائیں۔ اور خوشخبری کیا ہے؟

خیر، پہلے میں آپ کو بتاؤں کہ زیادہ تر غیر مسیحی جنت تک پہنچنے کا طریقہ کیا سمجھتے ہیں۔ سڑک پر عام جواب، "آپ جنت میں کیسے جائیں گے؟" شاید یہ ہوگا، "خیر، میں نے ایک اچھی زندگی گزارنے کی کوشش کی ہے۔" غلط جواب! (کیاآپ ریجس سے مدد لینا چاہیں گے؟) ایک 'اچھی زندگی' گزارنے پر بھروسہ کرنا خوشخبری نہیں ہے۔ درحقیقت، یہ خوشخبری کے بالکل برعکس ہے۔

بائبل (اور ہمارے اپنے دل) ہمیں بتاتی ہے کہ ہم نے ایک کامل زندگی نہیں گزاری ہے۔ کوئی بھی (یسوع کے علاوہ) ایک کامل زندگی نہیں گزارا ہے۔ "لیکن ہم سب ناپاک چیز کی مانند ہیں، اور ہماری راستبازی گندے کپڑوں کی مانند ہے؛" (یسعیاہ 64:6) "جیسا کہ لکھا ہے، کوئی راستباز نہیں ہے، ایک بھی نہیں" (رومیوں 3:10) اچھے اور راستباز اعمال ٹھیک ہیں! لیکن وہ کسی کو جنت میں نہیں لے جائیں گے۔ کیوں؟ کیونکہ گناہ لوگوں کو جنت سے باہر رکھتے ہیں۔ اور غیر مسیحیوں کے لیے، گناہ ان کے اچھے اعمال کو بھی آلودہ کر دیتے ہیں۔

تو خوشخبری کیا ہے؟ ایک لفظ میں سادہ طور پر کہیں، تو یہ ایک تبدیلی ہے۔ یسوع ہمارے گناہوں کے لیے مرا، اور ہم اس کی راستبازی کو ایک مفت تحفے کے طور پر وصول کرتے ہیں۔ اس نے ہمارا برا لے لیا، ہمیں اس کا اچھا مل گیا۔ بس یہی ہے! آپ کو خدا جتنا کامل ہونا چاہیے جنت میں داخل ہونے کے لیے۔ ہم اتنے اچھے نہیں ہو سکتے (اپنی

فطری حالت میں)، لیکن ہم ایمان کے ذریعے خدا کی نیکی کو ایک مفت تحفے کے طور پر وصول کر سکتے ہیں۔ "کیونکہ تمہیں فضل سے ایمان کے ذریعے نجات ملی ہے، اور یہ تمہاری طرف سے نہیں ہے؛ یہ خدا کا تحفہ ہے..." (افسیوں 2:8)

اور اس تحفے کی کسے ضرورت ہے؟ غریبوں اور اجنبیوں کو۔ خیر، پہلے ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس کا مطلب جسمانی طور پر غریب اور اجنبی ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ، اور کون غریب ہے؟ وہ شخص جو خداوند کو نہیں جانتا۔ وہ واقعی غریب ہے! (اور مجھے پرواہ نہیں کہ ڈونلڈ ٹرمپ کتنا امیر ہے، اگر وہ خداوند کو نہیں جانتا، تو وہ واقعی ایک غریب، غریب آدمی ہے۔) اور اجنبی کون ہے؟ وہ جو ہمارے خدا کو نہیں جانتے۔ وہ اجنبی ہیں۔

افسیوں 2:12

[یاد رکھو] کہ اس وقت تم [مسیح] کے بغیر تھے، اسرائیل کی رعیت سے اجنبی تھے اور وعدوں کے عہد سے بیگانہ تھے، دنیا میں بے امید اور خدا کے بغیر تھے۔

خدا نے اسرائیل کو فصل کے وقت لوگوں کو یاد رکھنے کو کہا۔ فصل کا وقت اب ہے۔ کیا آپ اور میں لوگوں کو یاد رکھ رہے ہیں؟

نرسنگوں کا تہوار

بنی اسرائیل سے کہو: 'ساتویں مہینے کی پہلی تاریخ کو تمہارے لیے سبت کا آرام ہوگا، نرسنگوں کے پھونکنے کی یادگار، ایک مقدس اجتماع۔

احبار باب 23، آیت 24

لمبی گرمیاں ختم ہو چکی ہیں۔ گرمیوں کی خاموشی کے بعد، اگلا تہوار آتا ہے اور یہ ایک شور مچانے والا تہوار ہے! یہودی لوگ اس دن کو روش ہشانہ (لفظی معنی: سال کا سر) کہتے ہیں، لیکن شریعت کے مطابق، اسے خاص طور پر یوم تروہ ("نرسنگوں کا دن") کہا جاتا ہے اور یہ ہمیشہ ساتویں مہینے کی پہلی تاریخ کو ہوتا ہے۔ اس مہینے کو تشری کہتے ہیں اور یہ ہمیشہ خزاں کے موسم میں ہوتا ہے، عام طور پر ستمبر کے وسط سے آخر تک۔

اس تہوار پر، بہت سے یہودی لوگ ایک دوسرے کو نیا سال کی کارڈز بھیجتے ہیں اور ایک دوسرے کو "نیا سال مبارک" کی خواہشات پیش کرتے ہیں، لیکن یہ صرف ربیوں کی اس تہوار کی تشریح ہے۔ شریعت میں کہیں بھی اس ساتویں مہینے کی پہلی تاریخ کو روش ہشانہ نہیں کہا گیا ہے۔

آج بھیجا جانے والا روش ہشانہ کارڈ کا نمونہ۔

قدیم ربیوں نے اس دن کو نئے سال کے آغاز کے طور پر دیکھنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اگر آپ پیدائش 1:1 کے عبرانی حروف کو دوبارہ ترتیب دیں، "شروع میں"، تو آپ کو حقیقت میں الف ب تشری (تشری کی پہلی تاریخ) ملتی ہے۔ تو ربیوں نے نتیجہ اخذ کیا کہ دنیا کی تخلیق اسی دن ہوئی تھی۔ یہ اسے دیکھنے کا ایک منفرد طریقہ ہے، لیکن میں اس پر کوئی ایمان نہیں رکھوں گا۔

یہ دن یہودی لوگوں کے لیے سال کا ایک بہت ہی سنجیدہ وقت ہونا چاہیے۔ ربیوں نے سکھایا ہے کہ روش ہشانہ اور یوم کپور (کیلنڈر پر اگلا مقدس دن) کے درمیان کے دس دن "دہشت کے دس دن" کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ وہ سکھاتے ہیں کہ ان دنوں کے دوران، آپ کے مستقبل کا فیصلہ خدا کے ساتھ توازن میں ہوتا ہے۔ اس دن، وہ دعویٰ کرتے ہیں، خدا ریکارڈز کا جائزہ لینا شروع کرتا ہے۔ وہ اپنی آسمانی کتابوں کو دیکھتا ہے۔ وہ اپنے لوگوں کے گناہوں کو دیکھتا ہے اور اپنے ریکارڈز کے مطابق، آنے والے سال کے لیے ہر شخص کا فیصلہ کرتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ان دنوں میں توبہ (تشوواہ) کے عمل پر اتنی اہمیت دی جاتی ہے۔

روایتی یہودی نقطہ نظر کے مطابق، آسمان پر تین کتابیں ہیں۔ایک کتاب جس میں راستبازوں کے نام ہیں،ایک کتاب جس میں بدکاروں کے نام ہیں،اورایک کتاب جس میں درمیان والوں کے نام ہیں،اگرایسا کہاجاسکے۔

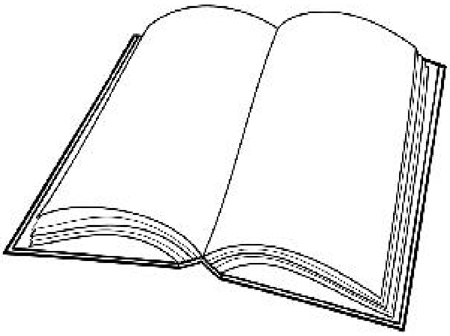

بائبل واضح طور پر آسمان پر ریکارڈ کی کتابوں کے بارے میں بات کرتی ہے۔

راستبازوں کے نام ایک اچھے سال کے لیے لکھے جاتے ہیں، بدکاروں کے نام ایک برے سال (موت سمیت) کے لیے لکھے جاتے ہیں،اور درمیان والوں کوان دس دنوں میں اپنے راستے بدلنے (تشوواہ/توبہ) کاموقع دیاجاتاہے کیونکہ ان کے پاس یوم کپور کے بعد مزید وقت نہیں ہوگا، صرف دس دن دور۔اس دن کتابیں مہر ہو جاتی ہیں۔ آپ کا فیصلہ ناقابل تبدیل ہوتاہے۔یہی وجہ ہے کہ اگر آپ بہت سے یہودی نئے سال کے کارڈز کو دیکھیں،توان میں یہ جملہ ہوتاہے،"لشانہ تووواہ تیکاتو-کاش آپ ایک اچھے سال کے لیے لکھے جائیں۔"

اگرچہ میں ذاتی طور پر ان تاریخوں کے بارے میں ربیوں کی روایت پر یقین نہیں رکھتا کہ یہ ایک اچھے یا برے سال کی بنیاد ہیں (کیونکہ ایوب کی کتاب ہمیں دکھاتی ہے کہ کچھ 'اچھے' لوگوں کے برے سال ہوتے ہیں)، لیکن میں یقین رکھتاہوں کہ آسمان پر کتابیں رکھی جاتی ہیں جن کا خدا جائزہ لیتاہے۔میں اس پر یقین رکھتاہوں کیونکہ بائبل یہ سکھاتی ہے،روایت نہیں۔

ملاکی 3:16

پھر جو لوگ خداوند سے ڈرتے تھے،انہوں نے ایک دوسرے سے بات کی،اور خداوند نے سنااوران کی بات سنی؛تواس کے سامنے ایک یادگار کی کتاب لکھی گئی۔جو لوگ خداوند سے ڈرتے ہیں اوراس کے نام پر غور کرتے ہیں۔

مکاشفہ 20:12

اور میں نے مردوں کو، چھوٹے اور بڑے، کو خدا کے سامنے کھڑے دیکھا،اور کتابیں کھولی گئیں۔اورایک اور کتاب کھولی گئی،جو زندگی کی کتاب ہے۔

خروج 32:33

"اور خداوند نے موسیٰ سے کہا،"جو کوئی میرے خلاف گناہ کرے گا،میں اسے اپنی کتاب سے مٹادوں گا۔

فلپیوں 4:3

اور میں تمہیں بھی، سچے ساتھی، ان عورتوں کی مدد کرنے کی ترغیب دیتا ہوں جو میرے ساتھ خوشخبری میں محنت کرتی ہیں، کلیمنٹ کے ساتھ بھی، اور میرے دوسرے ساتھی کارکنوں کے ساتھ، جن کے نام زندگی کی کتاب میں ہیں۔

لوقا 10:20

"لیکن اِس بات پر خوشی نہ کرو کہ روحیں تمہارے تابع ہیں، بلکہ اِس پر خوشی کرو کہ تمہارے نام آسمان پر لکھے ہوئے ہیں۔"

اِن آیات سے ہم دیکھ سکتے ہیں کہ خُدا کے پاس آسمان پر کم از کم ایک کتاب ہے جسے "کتابِ حیات" کہا جاتا ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ تمام لوگ اپنے ناموں کے ساتھ کتابِ حیات میں لکھے ہوئے پیدا ہوتے ہیں (اور اس لیے تمام بچے جو مر جاتے ہیں وہ جنت میں جاتے ہیں)، لیکن جب آپ جوابدہی کی عمر تک پہنچتے ہیں (اور اِس عمر کے بارے میں کوئی متفقہ رائے نہیں ہے) اور جب آپ جان بوجھ کر گناہ کرتے ہیں، تو آپ کا نام اُس کتاب سے نکال دیا جاتا ہے۔ یہ صرف اُس وقت ہوتا ہے جب آپ نئے سرے سے پیدا ہوتے ہیں کہ آپ کا نام دوبارہ کتابِ حیات میں لکھا جاتا ہے۔

یسوع پر ایمان رکھنے والے اِس بات پر خوشی منا سکتے ہیں کہ ہمارے نام وہاں لکھے ہونے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ یہ 'محسوس' کرنے یا 'کوشش' کرنے سے نہیں ہوتا کہ ہمارا نام وہاں لکھا جاتا ہے، بلکہ یہ مسیح پر ایمان کے ذریعے ہوتا ہے۔ یسوع پر بھروسہ کرنا کہ وہ ہمارے نام وہاں لکھے گا۔ اُس نے وعدہ کیا ہے، "جو کچھ باپ مجھے دیتا ہے وہ سب میرے پاس آئیں گے، اور جو میرے پاس آئے گا اُسے میں ہرگز نہیں نکالوں گا۔" (یوحنا 6:37)

نیویارک شہر میں پلنے بڑھنے کے دوران، مجھے اب بھی یہ یاد ہے کہ ہم اِس تہوار کے دوران عبادت گاہ (سیناگاگ) میں ہوتے تھے۔ ہمارے اپارٹمنٹ سے، ہم تقریباً 4 یا 5 بلاک چل کر "شول" (یدش زبان میں عبادت گاہ کا نام) جاتے تھے اور پھر 2 یا 3 گھنٹے عبادت میں گزارتے تھے۔ عبادت کا سلسلہ پورے دن جاری رہتا تھا، اور لوگ آتے جاتے رہتے تھے۔ کئی بار میرا خاندان صبح میں ایک یا دو گھنٹے کے لیے عبادت گاہ جاتا تھا اور پھر گھر واپس آ کر دوپہر کا کھانا کھاتا تھا۔ شام میں، ہم دوبارہ عبادت گاہ جاتے تھے اور باقی عبادت میں شامل ہوتے تھے——اور وہی لوگ اب بھی وہاں موجود ہوتے تھے! عبادت تقریباً پوری عبرانی زبان میں ہوتی تھی، اِس لیے اکثر میں بچپن میں عبادت گاہ کے پیچھے کے کمروں میں گھومتا رہتا تھا تاکہ میری دلچسپی برقرار رہے۔

ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ اِس تہوار کا ایک حصہ پوری جماعت کے ساتھ ایک سفر پر جانا ہوتا تھا۔ واقعی۔ اِس تہوار کے دوران ایک موقع پر، پوری جماعت عبادت گاہ کے باہر نکلتی تھی اور اپنی جیبوں (یا ایک براؤن پیپر بیگ) میں ڈبل روٹی کے چورے بھرتی تھی۔ پھر ہم تقریباً 3 بلاک چل کر برونکس دریا تک جاتے تھے۔ (یہ دریا سے زیادہ ایک ندی کی طرح تھا، لیکن خیر، یہ ایک سفر تھا۔) کچھ دعاؤں کے بعد، ہم اپنے تمام چورے دریا میں پھینک دیتے تھے اور اُنہیں بہتے ہوئے دیکھتے تھے۔ یہ یہودی روایت جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں، یہودی روایت (میکاہ 7:19b) "یہودی نبی میکاہ کی ایک آیت پر مبنی ہے: "تو ہمارے سب گناہ سمندر کی گہرائیوں میں پھینک دے گا۔ 'ہاتھوں سے سیکھنے' کے اسباق پر بہت زور دیتی ہے۔ مجھے اِس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

اب واپس عبادت گاہ کی طرف۔ مجھے اب بھی روش ہشانہ کی عبادت کا ایک خاص حصہ یاد ہے جو مجھے ہمیشہ پسند تھا۔ وہ تھا شوفار کی آواز۔ شوفار کی آواز اُس لمبے، تنے ہوئے مقدس مقام میں گونجتی تھی اور ہمیشہ میری توجہ کھینچتی تھی۔

شوفار کی آواز پوری دنیا میں تہوارِ نرسرے کے موقع پر سنی جاتی ہے (Feast of Trumpets)

اگرچہ شوفار بنانے کے لیے استعمال ہونے والے مواد دنیا بھر میں مختلف ہو سکتے ہیں، لیکن عام طور پر یہ ایک مینڈھے کے سینگ سے بنایا جاتا ہے۔ تاہم، یہ ہرن، غزال یا کسی دوسرے لیویٹیکلی پاک (کوشر) جانور کے سینگ سے بھی بنایا جا سکتا ہے۔ اتفاق سے، وہ کبھی بھی گائے کے سینگ کا استعمال عبادت گاہ میں نہیں کرتے۔ وجہ؟ یہ اُس واقعے کی وجہ سے ہے جب ہم مصر سے نکلے تھے۔ کیا آپ کو وہ سنہری بچھڑے کا واقعہ یاد ہے؟ جب ہارون نے لوگوں کا سونا آگ میں ڈالا اور اُس میں سے سنہری بچھڑا نکل آیا! پھر اسرائیل نے اُس کی پرستش کی۔ خیر، وہ گائے ہمارے لیے کچھ برے یادوں کو واپس لاتی ہے، اور ہم نہیں چاہتے کہ خُدا کو ہمارے ماضی کی بری یاد دہانی ہو، ہے نا؟ اِس لیے وہ مینڈھے کے سینگ کو ترجیح دیتے ہیں۔

در حقیقت، مینڈھے کے سینگ کی آواز یہودی لوگوں کے لیے کچھ اچھی یادوں کو واپس لانے کے لیے ہوتی ہے۔ یہ ایک واقعہ ہے جسے "اکیدہ" کہا جاتا ہے اور یہ پیدائش 22 سے ہے۔ آیئے اُس واقعے کو دیکھیں۔ خُدا کے حکم پر، ابراہیم نے اپنے اکلوتے بیٹے، اسحاق کو لکڑی کے اُس قربان گاہ پر رکھ دیا جو اُس نے کوہِ موریاہ پر بنائی تھی۔ وہ چھری سے اسحاق کو ذبح کرنے ہی والا تھا کہ خُدا کے ایک فرشتے نے اُسے روک دیا۔ معلوم ہوا کہ یہ صرف ایک آزمائش تھی۔

پیدائش 13-22:10

اور ابراہیم نے اپنا ہاتھ بڑھا کر چھری لی تاکہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے۔ لیکن خُداوند کے فرشتے نے آسمان سے اُسے پکارا اور کہا، 'ابراہیم، ابراہیم!' اُس نے کہا، 'دیکھ میں حاضر ہوں۔' اُس نے کہا، 'لڑکے پر اپنا ہاتھ نہ ڈال، اور نہ اُس کے ساتھ کچھ کر، کیونکہ اب میں جان گیا ہوں کہ تو خُدا سے ڈرتا ہے، کیونکہ تو نے اپنے اکلوتے بیٹے کو بھی مجھ سے دریغ نہیں کیا۔' پھر ابراہیم نے اپنی آنکھیں اٹھائیں اور دیکھا کہ اُس کے پیچھے ایک مینڈھا اپنے سینگوں سے جھاڑی میں پھنسا ہوا ہے۔ پس ابراہیم نے جا کر اُس مینڈھے کو لیا اور اُسے اپنے بیٹے کے بدلے قربانی کے طور پر چڑھایا۔"

ابراہیم اپنے بیٹے، اسحاق کو قربان کرنے ہی والا تھا۔ آخری لمحے میں، ایک متبادل دیا گیا۔

یہ واقعہ یہودیت کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے۔اِس متن کو روش ہشانہ کے دوران عبادت گاہوں میں کئی بار پڑھا جاتا ہے،اور کچھ مذہبی یہودی لوگ ابراہیم کی راستبازی کو خُدا کے سامنے اپنے لیے کفارہ کے طور پر دیکھتے ہیں۔کتنا اچھا ہے یہ جاننا کہ جس طرح ابراہیم نے اپنے اکلوتے بیٹے،اسحاق کو قربانی سے نہیں روکا،اُسی طرح خُدا نے اپنے اکلوتے بیٹے، مسیح یسوع کو قربانی سے نہیں روکا۔

اسحاق رضاکارانہ طور پر اپنی 'موت' کی طرف گیا اور لکڑی کی اُس قربان گاہ پر بغیر کسی احتجاج کے لیٹ گیا۔یسوع نے بھی ایسا ہی کیا۔تاہم، یہاں مماثلت ختم ہو جاتی ہے۔ ایک مینڈھا بالآخر اسحاق کے بدلے قربان کیا گیا۔یسوع نے اپنی زندگی کے بدلے کوئی متبادل نہیں لیا، بلکہ وہ آپ اور میرے لیے متبادل بن گیا! یہ خوشخبری ہے، ہے نا؟ کہ کوئی آپ کی جگہ مرے۔اِسی لیے اِسے "انجیل" (خوشخبری) کہا جاتا ہے۔

لیکن اِس باب کے لیے سب سے اہم بات یہ ہے کہ میں تہوارِ نرسرے (Feast of Trumpets) اور اِس کے مومنوں کے لیے آج کے دور میں اہمیت کے بارے میں بات کروں۔ہمارے لیے اِس دن کا اصل مرکز شوفار کی آواز ہے۔آخر کار، اِسے تہوارِ نرسرے کہا جاتا ہے! مومنوں کے طور پر، ہم میں سے وہ لوگ جو بائبل کو جانتے ہیں، واقعی ایک دن شوفار کی آواز سننے کے منتظر ہیں۔ایک بہت زوردار آواز۔وہ اصل نرسرا جس کا ہمیں انتظار کرنا چاہیے، وہ آسمان سے آئے گی! جیسا کہ ربی پولس کہتے ہیں...

1 کرنتھیوں 15:51-52

"دیکھو، میں تم سے ایک راز کی بات کہتا ہوں: ہم سب سوئے ہوئے نہیں رہیں گے، لیکن ہم سب بدل جائیں گے—ایک لمحے میں، آنکھ جھپکتے ہی، آخری نرسرا پر۔کیونکہ نرسرا بجے گی، اور مردے ناقابلِ فساد حالت میں اُٹھائے جائیں گے، اور ہم بدل جائیں گے۔"

1 تھسلنیکیوں 4:16-18

"کیونکہ خُداوند خود آسمان سے اُتریں گے، ایک للکار کے ساتھ، سردار فرشتے کی آواز کے ساتھ، اور خُدا کی نرسرا کے ساتھ۔اور جو [مسیح] میں مردے ہیں وہ پہلے جی اُٹھیں گے۔پھر ہم جو زندہ ہیں اور باقی رہیں گے، اُن کے ساتھ بادلوں میں اُٹھا لیے جائیں گے تاکہ ہوا میں خُداوند سے ملاقات کریں۔اور اِس طرح ہم ہمیشہ خُداوند کے ساتھ رہیں گے۔پس اِن باتوں سے ایک دوسرے کو تسلی دیتے رہو۔"

وہ عالمی شوفار کی آواز خُداوند کی واپسی کی نشاندہی کرے گی۔اِس واقعے کا مشہور نام "ریپچر" ہے، اور ہمارے پاس ہر وجہ ہے کہ ہم یقین کریں کہ یہ جلد ہو سکتا ہے! اُس لمحے میں، پوری دنیا کے مومن ہوا میں خُداوند سے ملاقات کریں گے۔اربوں دوسرے لوگ پیچھے رہ جائیں گے اور مکاشفہ کی کتاب میں درج واقعات کا تیزی سے سامنا کریں گے۔

کیا آپ کو لگتا ہے کہ خُدا لوگوں کو اِس طرح 'اُٹھا' نہیں سکتا؟ اُس نے پہلے بھی ایسا کیا ہے—صرف ایک بار نہیں، بلکہ دو بار! ایلیاہ کو ایک بگولے میں آسمان پر اُٹھائے جانے کے بارے میں سوچیں (2 سلاطین 2:11 دیکھیں)۔

نیز، اِس حقیقت پر غور کریں کہ حنوخ خُدا کے ساتھ چلتا تھا اور پھر وہ نہ رہا، کیونکہ خُدا نے اُسے اُٹھا لیا تھا (یعنی اُسے ریپچر کر لیا تھا) (پیدائش 5:24 اور عبرانیوں 11:5 دیکھیں)۔پس ہم اِس بات کو نہ بھولیں کہ ہمارا اصل امید، مومنوں کے طور پر، یہ نہیں ہے کہ ہم "انڈر ٹیکر" کا انتظار کریں، بلکہ یہ ہے کہ ہم "اپر ٹیکر" کا انتظار کریں!

یوحنا14:3

"اور اگر میں جا کر تمہارے لیے جگہ تیار کروں، تو پھر آؤں گا اور تمہیں اپنے پاس لے لوں گا، تاکہ جہاں میں ہوں وہاں تم بھی ہو۔"

آمین ! آؤ، مسیح یسوع۔ ہم آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔

یوم کپور (کفارے کا دن)

اوراِس ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کفارے کا دن ہو گا۔ یہ تمہارے لیے ایک مقدس اجتماع ہو گا؛ تم اپنی جانوں کو دکھ دو گے، اور خُداوند کے لیے آگ سے چڑھائی ہوئی"
"قربانی پیش کرو گے۔

احبار 23:27

کے محض دس دن بعد یہودی کیلنڈر کا ایک مقدس اور سنجیدہ ترین دن آتا ہے۔ یوم کپور (لفظی معنی: ڈھانپنے کا دن) (Feast of Trumpets) تہوارِ نرسرے توبہ اور معافی کا قومی دن ہے۔ "دس دنوں کی عظمت" (جو تہوارِ نرسرے سے شروع ہوتے ہیں) کا اختتام یوم کپور پر ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص یوم کپور تک توبہ نہیں کرتا، تو ربی اُس کے لیے زیادہ امید پیش نہیں کر سکتے۔

یوم کپور کی شام کو، دنیا بھر کے یہودی اپنی عبادت گاہوں میں جمع ہوتے ہیں اور اگلے 24 گھنٹوں کے لیے کھانے، لطف اندوزی اور کام سے پرہیز کریں گے۔ احبار سے مکمل روزہ کا تصور لیا گیا ہے، جس میں یہودی شخص کو "اپنی جان کو دکھ دینا" (احبار 16:29) ہوتا ہے، اور روایتی طور پر اِس کا مطلب ہے کہ نہ کھانا پینا۔

:جیسا کہ روتھ سپیکٹر لیسلی وضاحت کرتی ہیں

خُدا نے یہودی قوم کو کفارے کے دن کو منانے کا حکم دیا، ایک ایسا دن جس میں وہ اپنے گناہوں پر ماتم کریں (اپنی جانوں کو دکھ دیں)، ڈھانپنے اور معافی کا دن، جس میں وہ"
"اپنے کاموں سے باز آئیں اور خُدا کے لیے قربانی پیش کریں۔

اِس دن کے کئی پہلو ہیں۔ انفرادی سطح پر، لوگوں کو اپنی جانوں کو دکھ دینے کے لیے روزہ رکھنا ضروری تھا۔ لیکن ہیکل کے زمانے میں یروشلم میں، افراد کے پاس یوم کپور پر خُدا کے سامنے ایک نمائندہ ہوتا تھا۔ وہ تھا سردار کاہن۔ اُس کی خُدا کی خدمت کا مکمل بیان احبار 16 میں دیا گیا ہے، لیکن اُس کے دن کا صرف ایک حصہ نیچے درج ہے:

اپنے آپ کو دھونا اور صاف کتانی کپڑے پہننا۔

ایک بیل کے ذریعے اپنے اور اپنے خاندان کے لیے کفارہ کرنا۔

ایک بکرا لے کر اُسے اسرائیل کے لیے گناہ کی قربانی کے طور پر پیش کرنا۔

، لے کر اسرائیل کے گناہوں کا اقرار اُس پر ڈالنا۔(scapegoat) ایک دوسرا بکرا، یعنی اُس کا بکرا

کسی کو اُس بکرے کو جنگل میں لے جانے کے لیے بھیجنا — تاکہ وہ دوبارہ کبھی نہ دیکھا جائے۔

ایک قابلِ حمل بخوردان لے کر بہت سا دھواں دار بخور جلانا تاکہ جب وہ "قدس الاقداس" کے کمرے میں داخل ہو تو اُس کی نظر دھندلا جائے۔

پردے کے پیچھے قدس الاقداس میں داخل ہو کر بیل اور بکرے کا خون رحم کی نشست پر اور اُس کے سامنے سات بار چھڑکنا۔

سردار کاہن کو سال میں صرف ایک بار قدس الاقداس میں داخل ہونے کی اجازت تھی۔

جب دن ختم ہو جاتااور سب کچھ درست طریقے سے کیا جا چکا ہوتا، تو پھر کہا جا سکتا تھا کہ سال کے لیے کفارہ ہو گیا ہے۔

احبار16:30

"کیونکہ اُس دن کاہن تمہارے لیے کفارہ کرے گا، تاکہ تمہیں پاک کرے، اور تم خُداوند کے سامنے اپنے سب گناہوں سے پاک ہو جاؤ۔"

آپ دیکھیں، شریعت کے مطابق، ہمیشہ خون ہی کفارہ کرتا تھا۔

احبار17:11

"کیونکہ جسم کی جان خون میں ہے، اور میں نے اُسے تمہارے لیے قربان گاہ پر دیا ہے تاکہ تمہاری جانوں کے لیے کفارہ ہو؛ کیونکہ خون ہی جان کے بدلے کفارہ کرتا ہے۔"

یہ 'خون کفارہ کرتا ہے' کا اصول نیا عہد نامہ کا تصور نہیں ہے، جیسا کہ کچھ یہودی لوگ ہمیں یقین دلانا چاہتے ہیں، بلکہ یہ خُدا کی طرف سے موسیٰ کے ذریعے صدیوں پہلے قائم کیا گیا تھا، جب نیا عہد نامہ لکھا بھی نہیں گیا تھا۔ نیا عہد نامہ کا مصنف بھی یہی کہتا ہے: "...اور خون بہائے بغیر معافی نہیں ہوتی۔" (عبرانیوں9:22)

آج، اگر آپ یوم کپور پر یروشلم جائیں اور سردار کاہن کو قدس الاقداس میں داخل ہوتے ہوئے، خون چھڑکتے ہوئے دیکھنا چاہیں، تو آپ کو بہت دیر انتظار کرنا پڑے گا۔ یہ سب کچھ اب نہیں ہوتا۔

وجہ؟ رومی فوج نے 70 عیسوی میں ہیکل کو تباہ کر دیا تھا۔

اُس وقت سے، اسرائیل نے یوم کپور پر کوئی قربانی پیش نہیں کی ہے۔ یسوع خود نے پیشین گوئی کی تھی کہ ایک دن ہیکل خود تباہ ہو جائے گا۔ یہ بیان شاید شاگردوں کو حیران کر دیتا ہو گا...

متی1:24-2

پھر یسوع باہر نکل کر ہیکل سے چلا گیا، اور اُس کے شاگرد اُسے ہیکل کی عمارتیں دکھانے کے لیے آئے۔ اور یسوع نے اُن سے کہا، 'کیا تم یہ سب چیزیں نہیں دیکھتے؟ میں تم" سے سچ کہتا ہوں کہ یہاں ایک پتھر دوسرے پر نہیں چھوڑا جائے گا جو گرایا نہ جائے گا۔

یسوع نے یہ پیشین گوئی تقریباً 30 عیسوی میں کی تھی۔ اِسے پورا ہونے میں صرف 40 سال لگے۔ آج، یروشلم کی تباہی ہر جدید انسائیکلوپیڈیا میں لکھی ہوئی ہے۔

اُس زمانے کے مورخین، جیسے کہ جوزیفس، ہمیں اُس خوفناک دن کے بارے میں بتاتے ہیں۔ 70 عیسوی میں ہیکل کی تباہی کے علاوہ، اُس وقت کے قریب ہی رومی فوجیوں کے ہاتھوں تقریباً 13 لاکھ یہودی لوگوں کی جانیں گئیں۔ رومیوں نے ایک بغاوت کو کچل دیا تھا۔ وہ کھیل نہیں کھیل رہے تھے۔ یہ اسرائیل کے لیے ایک تباہ کن سال تھا۔

ہیکل کے علاقے میں صرف ایک دیوار باقی رہ گئی ہے جو رومیوں نے تباہ کر دی تھی۔ نتیجتاً، اسرائیل اب خون کی قربانیاں نہیں دیتا۔

اُس وقت سے، اسرائیل نے یروشلم میں کوئی قربانی پیش نہیں کی ہے۔ ہیکل کو دوبارہ نہیں بنایا گیا ہے۔ اِس لیے، یوم کپور کا مرکز سردار کاہن کے ذریعے اسرائیل کے لیے کفارہ کرنے (خون کے ذریعے) سے منتقل ہو کر معافی کے لیے انفرادی روزہ رکھنے کے دن پر آ گیا ہے۔

کی خدمت ہے۔ اِس کا لفظی مطلب ہے "تمام عہد۔" ربیوں کی تعلیم (Kol Nidre) "آج کی عبادت گاہوں میں، یوم کپور کی عبادت کا ایک اہم حصہ "کول ندرے کے مطابق، معافی کا ایک حصہ یہ ہے کہ خُدا سے گزشتہ سال کے دوران کئے گئے کسی بھی جھوٹے عہد کی معافی مانگی جائے۔ یہودی تاریخ کے کسی بھی طالب علم کے لیے یہ بات معلوم ہے کہ یورپ کے 'تاریک دور' میں، بہت سے یہودیوں کو مسیحی ایمان کا عہد لینے اور اپنی جانوں کے بدلے "چرچ" کے رہنماؤں کے ہاتھوں بپتسمہ لینے پر مجبور کیا گیا تھا۔ (چرچ کے رہنما غلطی سے سمجھتے تھے کہ یہ عہد اور بپتسمہ یہودیوں کی جانوں کو بچائے گا اور اِسے ایک قابل قدر کام سمجھتے تھے۔) اپنی جانوں کے خوف سے، بہت سے یہودیوں نے عہد لیا اور جبری بپتسمہ لیا۔ یوم کپور کے دوران وہ خُدا سے معافی مانگتے تھے کہ اُنہوں نے ایک جھوٹے مذہب کی وفاداری قبول کی تھی۔ اِس طرح، "کول ندرے" یا عہد کی معافی کی خدمت وجود میں آئی۔

...کی دعائیں کی جاتی ہیں۔ جیسا کہ روتھ سپیکٹر لیسلی وضاحت کرتی ہیں (The Confessions) "نیز، یوم کپور کی عبادت کے دوران آٹھ بار "ال حیت

دعا کے اِس حصے میں، تمام عبادت گزار اپنے سینے پر مارتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ وہ بہت سے گناہوں کے مجرم ہیں جو درج ہیں اور جو وہ پڑھتے ہیں۔ اگرچہ ہر فرد نے ہر" مخصوص گناہ نہیں کیا ہوتا، لیکن تمام لوگ ایک متحد گروہ کے طور پر دوسروں کے گناہوں کے لیے مجرم سمجھے جاتے ہیں، اور اِس لیے دعا جمع کے صیغے میں ہوتی ہے اور اسرائیل کی قوم کو شامل کرتی ہے۔ اقرار یوم کپور کی عبادت کا مرکزی موضوع ہے، کیونکہ یہودی مذہب سکھاتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے غلط کاموں پر سچے دل سے توبہ

کرے یا پچھتائے، تو اُسے معاف کر دیا جائے گا۔ ال حیت بہت سے قسم کے گناہوں کو گنواتی ہے جیسے کہ بے ایمانی، ظلم، پیٹو پن، غداری، والدین کی بے عزتی، ہٹ دھرمی، "غرور، دل کی سختی، بیو قوفانہ بات چیت، چغل خوری، وغیرہ۔

اِس دن کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے، میرے خیال میں آپ اِس کی سنجیدگی کو سمجھ سکتے ہیں۔ مجھے بچپن میں یاد ہے کہ جب میں عبادت گاہ سے گھر واپس آتا تھا تو میں لائٹ سوئچ نہیں چلا سکتا تھا کیونکہ اِسے کام سمجھا جاتا تھا۔ جب ہم شام کو عبادت گاہ جانے سے پہلے گھر سے نکلتے تھے، تو ہم طے کرتے تھے کہ کون سی لائٹس آن رہیں گی اور کون سی لائٹس اگلے 24 گھنٹوں کے لیے بند رہیں گی۔ مجھے کتنا خوف آتا تھا جب بچپن میں، عادت کے تحت، میں گھر واپس آیا اور ایک شام لائٹ سوئچ چلا دیا!

:یوم کپور کے بارے میں یاد رکھنے والی کچھ باتیں

یہ ایک ایسا دن تھا جس کا مرکز سردار کاہن کا خون کی قربانی پیش کرنا تھا۔ -

یہ توبہ کا قومی دن تھا۔ -

یہ ایک ایسا دن تھا جس میں کوئی انسانی کام نہیں کیا جاتا تھا۔ -

جدید دور میں اِس کا مرکز روزہ رکھنا اور توبہ کرنا ہے، خون کی قربانی کے بغیر۔ -

آج کتابِ مقدس کو پڑھتے ہوئے، میں دیکھتا ہوں کہ یوم کپور خُدا کے نبوی کیلنڈر کے بڑے منصوبے میں کیا کردار ادا کرتا ہے۔ کتابِ مقدس میں "کام" ہمیشہ انسان کی کوششوں کی علامت ہوتا ہے۔ تاہم، ایک مقدس خُدا کے سامنے، ہمارا "کام" ہمیشہ کم پڑ جائے گا۔ یسعیاہ 64:6 کہتا ہے، "اور ہماری سب راستبازی گندے کپڑوں کی مانند ہے۔" دوسرے لفظوں میں، کوئی بھی نیک کام ہمیں خُدا کے سامنے مکمل طور پر راستباز نہیں بنا سکتا۔ نیک کام یقیناً اچھے ہیں، لیکن وہ کسی کو اُس کے گناہوں سے نہیں بچا سکتے۔ ایک چور، جج کے سامنے جمعہ کو، یہ نہیں کہہ سکتا کہ اُس نے پیر سے جمعرات تک اچھے کام کیے ہیں اور اِس بنیاد پر رہا ہونے کی توقع کر سکتا ہے۔ اور ایک گنہگار خُدا کے سامنے اپنی نیکی کا اعلان نہیں کر سکتا اور یہ توقع نہیں کر سکتا کہ یہ اُس کی معافی کی بنیاد ہو گی۔ نیک کام اچھے ہیں جب وہ کیے جاتے ہیں، اور خُدا ہمیشہ ہمارے نیک کام کرنے کی منظوری دیتا ہے، لیکن وہ گناہوں کی معافی حاصل نہیں کر سکتے۔

اب ایک مومن کے طور پر، میں دیکھ سکتا ہوں کہ خُدا کا اسرائیل کو اِس دن "کوئی کام نہ کرنے" کا حکم اُس حقیقی دن کی طرف اشارہ کرتا ہے جب اسرائیل اپنی نجات کے لیے "کوئی کام" نہیں کرے گا۔ کیوں؟ کیونکہ وہ (مستقبل میں ایک دن) سمجھ جائیں گے کہ یسوع، اُن کا مسیح، نے اُن کے لیے تمام کام کیا— اُنہیں مکمل کفارہ دینے کے لیے۔ اُنہیں صرف اُس کے مفت تحفے کو "قبول" کرنا ہے، اُسے کمانا یا اُس کے لیے کام نہیں کرنا۔ صرف اِن آیات کو دیکھیں جو ایک ہی کہانی بیان کرتی ہیں...

زکریاہ 12:10

اور میں داؤد کے گھرانے اور یروشلم کے رہنے والوں پر رحمت اور التجا کی روح انڈیلوں گا؛ پھر وہ اُس کی طرف دیکھیں گے جسے اُنہوں نے چھیدا تھا۔ ہاں، وہ اُس کے لیے" "ماتم کریں گے جیسے کوئی اپنے اکلوتے بیٹے کے لیے ماتم کرتا ہے، اور اُس کے لیے غم کریں گے جیسے کوئی اپنے پہلوٹھے کے لیے غم کرتا ہے۔

زکریاہ 13:1

"اُس دن داؤد کے گھرانے اور یروشلم کے رہنے والوں کے لیے گناہ اور ناپاکی کے لیے ایک چشمہ کھولا جائے گا۔"

متی 23:39

"'! کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں [یروشلم]، تم مجھے [یسوع] کو اُس وقت تک نہیں دیکھو گے جب تک کہ تم نہ کہو، 'مبارک ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے۔۔۔"

یہ کب ہوگا؟ لوگ عام طور پر اپنی زندگی میں خُداوند کو قبول کرنے کے لیے کب پکارتے ہیں؟ جب چیزیں اچھی ہوتی ہیں—یا جب چیزیں بری ہوتی ہیں؟ جب چیزیں بری ہوتی ہیں، ہے نا؟ اِسی طرح، یہ اسرائیل کے ساتھ ہوگا۔ اسرائیل تاریخ کے بدترین وقت کے بعد اپنے مسیح کو قبول کرے گا۔ نرسرا بجنے کے بعد (ریپچر کے بعد) اسرائیل تاریخ کے ایک مخصوص دور سے گزرے گا جسے "عظیم مصیبت" کہا جاتا ہے (مزید تفصیلات کے لیے مکاشفہ کی کتاب دیکھیں)۔ اِس وقت کو "یعقوب کی مصیبت" کا وقت بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب ضد مسیح دنیا پر حکومت کرے گا اور یہودیوں کے لیے اُس کی نفرت شدید ہوگی۔

یرمیاہ 30:7

"افسوس! کیونکہ وہ دن بہت بڑا ہوگا، اِس لیے کہ اُس جیسا کوئی نہیں ہوگا؛ اور یہ یعقوب کی مصیبت کا وقت ہوگا، لیکن وہ اُس سے نجات پائے گا۔"

دانیال 12:1

اُس وقت میکائیل کھڑا ہوگا، وہ عظیم شہزادہ جو تیرے لوگوں کے بیٹوں کی حفاظت کرتا ہے؛ اور ایک مصیبت کا وقت ہوگا، جیسا کہ اُس وقت سے کبھی نہیں ہوا تھا جب "سے کوئی قوم وجود میں آئی تھی۔"

دانیال 12:7

"جب مقدس لوگوں (اسرائیل) کی طاقت مکمل طور پر ٹوٹ جائے گی، تو یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی۔۔۔"

آپ مکاشفہ کی کتاب اور متی باب 24 کو پڑھ کر اِس وقت کے بارے میں مزید تفصیلات حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن، اُن خوفناک دنوں کے اختتام پر (جو ابھی آنے ہیں)، اسرائیل اپنی عقل کے آخر پر ہوگا۔ جیسا کہ دانیال کہتا ہے، اُن کی طاقت مکمل طور پر ٹوٹ جائے گی۔ پھر وہ سمجھ جائیں گے کہ "کوئی کام" اُنہیں نہیں بچا سکتا۔

وہ سمجھ جائیں گے کہ یسوع اُن کی خون کی قربانی تھا۔ کہ وہ اُن کا سردار کاہن ہے۔ کہ وہ اُن کا کفارہ ہے۔ اور جیسا کہ ربی پولس رومیوں 11:26 میں کہتا ہے، "اور اِس طرح "تمام اسرائیل نجات پائے گا۔

جبکہ دوسرے مومنوں کے آخرالزمان کے بارے میں مختلف نظریات ہو سکتے ہیں (اور یہ ٹھیک ہے)، میرا ماننا ہے کہ اسرائیل کا قومی کفارہ ریپچر کے بعد ہوگا۔ یہ سب کچھ : نبوی طور پر فٹ بیٹھتا ہے۔

خیموں کا تہوار (The Feast of Tabernacles)

اسرائیل کے بیٹوں سے کہو: 'اس ساتویں مہینے کی پندرہویں تاریخ خُداوند کے لیے خیموں کا تہوار ہوگا، جو سات دن تک منایا جائے گا۔ اور تم اپنے لیے پہلے دن خوبصورت "درختوں کے پھل، کھجور کے درختوں کی شاخیں، گھنے درختوں کی ڈالیاں، اور ندی کی بیدی لے کر خُداوند اپنے خُدا کے سامنے سات دن تک خوشی مناؤ گے۔'"

احبار 23:34، 40

گناہوں کی معافی کے بعد خوشی کا تہوار

یوم کپور پر گناہوں کی معافی ہو چکی ہے، تو آپ کے خیال میں اگلے تہوار کا ماحول کیسا ہوگا؟ اُداس یا خوشی کا؟ یقیناً خوشی کا! کیا وہ لوگ جو ابھی معاف ہوئے ہیں سب سے زیادہ خوش نہیں ہوتے؟ تو، یوم کپور کے صرف پانچ دن بعد خیموں کا تہوار (جسے خیموں کا تہوار یا سکوٹ بھی کہا جاتا ہے) منایا جاتا ہے۔ یہ تہوار خوشی اور علامتوں سے بھرپور ہے۔

عارضی خیموں کی تعمیر

اِس تہوار کا مرکز عارضی خیموں یا جھونپڑیوں کی تعمیر ہے۔ یہ تہوار خزاں کے موسم میں ہوتا ہے، جب زمین کی اہم فصلوں، جیسے کہ اناج، انگور، شراب، اور تیل کی آخری کٹائی ہو چکی ہوتی ہے۔ ڈاکٹر جوزف فیوٹن بتاتے ہیں کہ آج کتنے یہودی خاندان خیموں کے تہوار کو کیسے مناتے ہیں

گھر پر، ہر خاندان اپنے صحن میں (یا اگر ضرورت ہو تو بالکونی پر) ایک جھونپڑی بناتا ہے اور اُسے کھجور اور دوسری ہری بھری شاخوں سے سجاتا ہے۔ پھر اُسے پھلوں، "سبزیوں اور گھر میں بنے ہوئے سجاوٹی سامان سے مزین کیا جاتا ہے۔ ہر دن خاندان اِس میں وقت گزارتا ہے (عام طور پر ایک کھانا کھاتا ہے)۔ جھونپڑی کو مضبوط نہیں بنایا جاتا، جیسے کہ درخت پر بنے گھر، بلکہ اِس میں سے کچھ ستارے نظر آنا چاہئیں۔ یہ خُدا کی حفاظت کی موجودگی کو یاد کرنے کے لیے ہے جو ایک نازک وجود میں تھی۔

By Gilabrand - Own work, CC BY-SA 3.0, https://commons.wikimedia.org/w/index.php?curid=21874843

For seven days, Israel lives in temporary shelters called “Tabernacles”.

سات دن تک خیموں میں رہنا

سات دن تک، اسرائیل عارضی جھونپڑیوں میں رہتا ہے جنہیں "خیمے" کہا جاتا ہے۔

در حقیقت، کتابِ مقدس میں پہلی بار " خیمے "کا ذکر اُس وقت ہوتا ہے جب اسرائیل مصر سے نکل کر چالیس سال تک جنگل میں خیموں میں رہا۔

گنتی24:2-3،5

اور بلعام نے اپنی آنکھیں اٹھائیں اور اسرائیل کو اُن کے قبیلوں کے مطابق خیمہ زن دیکھا؛ اور خُدا کی روح اُس پر نازل ہوئی۔ پھر اُس نے اپنا کلام اٹھایا اور کہا... اے " "! یعقوب، تیرے خیمے کتنے خوبصورت ہیں! اے اسرائیل، تیرے رہنے کے مقامات کتنے پیارے ہیں

اگرچہ اسرائیل چالیس سال تک خیموں میں رہا، لیکن اُن کی تمام ضروریات پوری کی گئیں۔ خُدا خود اُن کی تمام ضروریات کو پورا کرتا تھا۔ موسیٰ نے اُنہیں یہ بات یاد دلائی، " یہ چالیس سال خُداوند تمہارا خُدا تمہارے ساتھ رہا ہے؛ تمہیں کسی چیز کی کمی نہیں ہوئی۔ "(استثنا2:7) یہ مناسب لگتا ہے کہ خُدا اسرائیل کو یاد دلانا چاہتا تھا کہ اُس نے ماضی میں اُن کی کس طرح حفاظت کی تھی۔ تو کیوں نہ اپنے مستقبل کے لیے اُس پر بھروسہ کیا جائے؟ کیا یہ وہ چیز نہیں ہے جو ہم سب کو وقتاً فوقتاً سننے کی ضرورت ہے؟

یسوع کے زمانے میں ہیکل کی رسومات

یسوع کے زمانے میں، ہیکل میں اِس تہوار کے دوران کچھ اہم رسومات ہوتی تھیں۔ اُن میں سے ایک 'پانی انڈیلنے' کی رسم تھی۔ چونکہ یہ تہوار اسرائیل میں بارشوں کے موسم کے آغاز پر ہوتا ہے، تو ہیکل میں پانی انڈیلنا علامتی طور پر خُدا سے بارش کی درخواست کرنا تھا جو ایک زرعی معاشرے کے لیے اُن کی آنے والی فصلوں کے لیے انتہائی ضروری تھا۔ آج، ہم اکثر اپنے ملک میں پانی کی فراوانی کو معمولی سمجھتے ہیں۔ وہ ایسا نہیں کرتے تھے۔

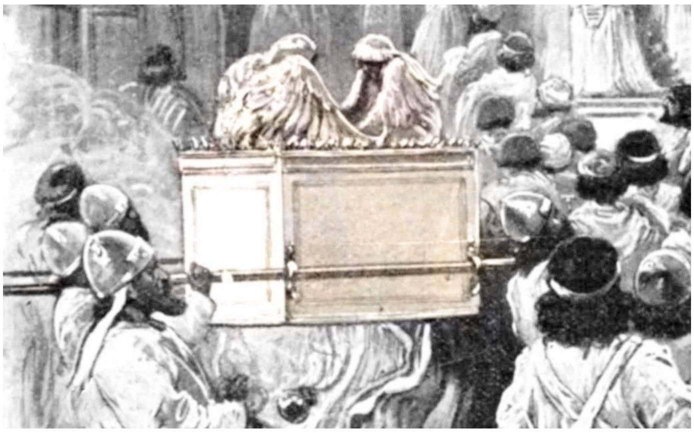

جس طرح تابوت کو یروشلم میں لایا گیا تھا ایک بڑے واقعے کے طور پر، اُسی طرح ہر سال پانی کھینچنے کی رسم بھی بڑی خوشی کا باعث بنتی تھی۔

اِس رسم کا ایک حصہ یہ تھا کہ سردار کاہن ایک خالی سنہری گھڑا لے کر سلوام کے تالاب تک جاتا تھا۔ وہاں وہ تالاب سے پانی بھرتا تھا اور ہیکل واپس آتا تھا جہاں وہ پانی قربان گاہ کے نیچے ایک طشتری میں انڈیلا جاتا تھا۔ یقیناً، یہ سب کچھ بڑی دھوم دھام سے ہوتا تھا۔

گرچہ جسمانی پانی استعمال کیا جاتا تھا، لیکن پانی کچھ اور کی علامت بھی تھا۔ یہ اُن کی خواہش کی علامت تھا کہ خُدا اپنی روح اُن پر انڈیلے۔ جیسا کہ ڈاکٹر فیوٹن لکھتے ہیں

ایڈرزہائم اپنی کتاب 'دی ٹیمپل' میں لکھتے ہیں کہ تلمود سکھاتا ہے کہ اِس دن کو " پانی کھینچنے کا دن " کہا جاتا ہے کیونکہ یہ یسعیاہ12:3 کی طرف اشارہ کرتا ہے جہاں نجات کے کنوؤں سے پانی کھینچنے کا ذکر ہے۔ بارش روح القدس کی علامت تھی، اور پانی کھینچنے کی رسم اُس دن کی طرف اشارہ کرتی تھی جب خُدا اپنی روح کو تمام اسرائیل پر برسائے گا۔

یہ سب کچھ جاننے کے بعد، کیا یسوع کا خیموں کے تہوار کے دوران کیا گیا بیان اور بھی مناسب نہیں لگتا؟

یوحنا7:37-38

تہوار کے آخری دن، جواُس کا عظیم دن تھا، یسوع کھڑا ہوا اور بلند آواز سے کہنے لگا، 'اگر کوئی پیاسا ہو، تو وہ میرے پاس آئے اور پیے۔ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے، جیسا کہ صحیفہ "'" نے کہا ہے، اُس کے دل سے زندہ پانی کی ندیاں بہیں گی۔

اسرائیل نے ابھی سردار کاہن کو پانی انڈیلتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ بارش کی درخواست کر رہا تھا، اور علامتی طور پر، خُدا کی روح کی درخواست کر رہا تھا۔ پھر یسوع یروشلم میں کھڑا ہوا اور یہ اعلان کیا — کہ اگر کوئی پیاسا ہو، تو اُسے میرے پاس آنا چاہیے اور پینا چاہیے۔ کیا اب یہ بات سمجھ میں آتی ہے؟ دلچسپ بات یہ ہے کہ جب یسوع نے ایک پیدائشی اندھے آدمی کو شفا دی، تو اُسے دھونے کے لیے کہاں بھیجا؟ سلوام کے تالاب میں، جہاں سے یہ پانی ابھی کھینچا گیا تھا! (یوحنا7:9 دیکھیں) شاید یسوع یروشلم میں موجود تمام لوگوں کو یہ دکھانا چاہتا تھا کہ روح کے لیے اُن کی دعائیں صرف اُس میں پوری ہو سکتی ہیں۔

خیموں کے تہوار کے دیگر دلچسپ پہلو

خیموں کے تہوار کے کچھ اور دلچسپ پہلو بھی ہیں۔ پہلا ہے عدد سات۔ سات کتابِ مقدس میں تکمیل کی عدد ہے۔ اگر آپ گنتی کے باب 29 میں خیموں کے تہوار کی تمام قربانیوں کو دیکھیں، تو آپ کو کچھ بہت دلچسپ عددی نمونے نظر آئیں گے:

خیموں کا تہوار سات دن تک ہوتا تھا۔ -

یہ سال کے ساتویں مہینے میں ہوتا تھا۔ -

یہ سال کا ساتواں تہوار تھا۔ -

تہوار کے دوران 70 بیل قربان کیے جاتے تھے۔ -

تہوار کے دوران 14 مینڈھے قربان کیے جاتے تھے۔ -

تہوار کے دوران 7 بکرے قربان کیے جاتے تھے۔ -

تہوار کے دوران 98 بھیڑ کے بچے قربان کیے جاتے تھے۔ -

یہ تمام اعداد سات کے ضربی ہیں — تکمیل یا کمال کی عدد۔ کمال اور تکمیل کی یہ عدد اِس تہوار پر ہر طرف نظر آتی ہے!

غیر یہودیوں کے لیے علامت

خیموں کے تہوار کا ایک اور دلچسپ پہلو یہ ہے کہ اِس تہوار پر 'غیر یہودی' کی مہر لگی ہوئی ہے۔ اگر آپ پیدائش کے باب 10 کو کھولیں اور سیلاب کے بعد بننے والی غیر یہودی قوموں کی تعداد گنیں، تو آپ کو 70 کا عدد ملے گا۔ خیموں کے تہوار پر 70 بیل قربان کیے جاتے تھے، اور پیدائش 10 میں 70 قوموں کا ذکر ہے۔ یہ مجھے یاد دلاتا ہے کہ اسرائیل، ایک کاہن قوم کے طور پر، غیر یہودی قوموں کے لیے شفاعت کرنے والا تھا۔

غیر یہودیوں کے لیے آخری فصل

میں یقین رکھتا ہوں کہ کتابِ مقدس واضح طور پر سکھاتی ہے کہ خیموں کا تہوار غیر یہودیوں کے لیے آخری فصل کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ نبی زکریاہ ہمیں واضح طور پر بتاتا ہے کہ یہ تہوار غیر یہودیوں سے منسلک ہے۔

جب تہوارِ نرسرے (ریپچر) پورا ہو جائے گا۔ اور جب اسرائیل آخرکار یسوع کے کفارے کو قبول کرلے گا۔ جب تہوار 5 اور 6 نبوی طور پر پورے ہو جائیں گے۔ جب وہ آخرکار یسوع سے کہے گی، "مبارک ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے۔" (متی 23:39) جب مکاشفہ کی کتاب کا اختتام اپنے عروج پر ہو گا۔ جب تمام غیر یہودی قومیں یروشلم کے خلاف جنگ کے لیے جمع ہو جائیں گی۔ تو پھر زکریاہ 14 کی تمام باتیں پوری ہوں گی۔

زکریاہ 14:1-4

کیونکہ میں تمام قوموں کو یروشلم کے خلاف جنگ کے لیے جمع کروں گا؛ شہر پر قبضہ کرلیا جائے گا، گھر لوٹ لیے جائیں گے، اور عورتیں بے آبرو ہوں گی۔ شہر کا آدھا حصہ قید ہو جائے گا، لیکن باقی لوگ شہر سے ختم نہیں ہوں گے۔ پھر خُداوند نکلے گا اور اُن قوموں کے خلاف لڑے گا، جیسے وہ جنگ کے دن لڑتا ہے۔ اور اُس دن اُس کے قدم زیتون کے پہاڑ پر ہوں گے، جو یروشلم کے مشرق میں ہے۔ اور زیتون کا پہاڑ بیچ سے پھٹ جائے گا۔"

زیتون کے پہاڑ پر کون کھڑا ہو گا؟ مسیح، یسوع!

یہ تصویر زیتون کے پہاڑ سے یروشلم کی طرف لی گئی ہے۔ یسوع اِس پہاڑ پر واپس آئیں گے۔

زکریاہ 14:5ب

"اِس طرح خُداوند میرا خُدا آئے گا، اور تمام مقدسین تیرے ساتھ ہوں گے۔"

غور کریں،آیت 5 کہتی ہے کہ یسوع مقدسین کے ساتھ آئے گا(یعنی ہم مومن)۔نرسرا بجنے پر(ریپچر)،ہم ہوامیں اُس سے ملتے ہیں،لیکن اُس کی واپسی پر،ہم اُس کے ساتھ زمین پرآتے ہیں۔اور وہ ہمیں روم نہیں لے جاتا،نہ ہی پیرس،اور نہ ہی اقوام متحدہ کی عمارت میں۔ نہیں،وہ ہمیں یروشلم لے جاتاہے!کیوں؟داؤد کے تخت کو سنبھالنے کے لیے۔اعمال1:6میں شاگردوں کے سوال کاجواب دینے کے لیے:"اے خُداوند،کیاتُواِس وقت اسرائیل کو بادشاہت واپس دے گا؟"ہاں،تب یہ وقت آخرکار آجائے گا!زمین پراُس کی بادشاہت قائم کرنے کاوقت ہوگا۔

زکریاہ14:9

"اور خُداوند تمام زمین کا بادشاہ ہوگا۔اُس دن یہ ہوگا—'خُداوندایک ہے،'اوراُس کانام ایک ہوگا۔"

اِس سیارے پر صرف ایک نام کی پیروی کی جائے گی۔دوسرے تمام ناموں کی پیروی ختم ہوجائے گی—جیسے کہ بدھا،کرشنایامحمد۔اُس لمحے سے،صرف ایک نام تسلیم کیا جائے گا،یشوع(یسوع کاعبرانی نام)بادشاہوں کے بادشاہ اور خُداوندوں کے خُداوند کے طورپر!اور ہر گھٹنا جھکے گااور ہر زبان اقرار کرے گی کہ یسوع ہی خُداوند ہے! "یسوع کے نام پرہر گھٹنا جھکے گا"(فلپیوں2:10)۔

جب یسوع اِس زمین پرواپس آئے گا،تونہ کوئی جنگ ہوگی،نہ بھوک،نہ بدعنوانی،جیساکہ یسعیاہ نے دیکھا تھا

یسعیاہ2:2-4

اور آخری دنوں میں یہ ہوگا کہ خُداوند کے گھر کا پہاڑ پہاڑوں کی چوٹی پر قائم ہوگا،اور پہاڑوں سے بلند ہوگا؛اور تمام قومیں اُس کی طرف بہہ جائیں گی۔بہت سے لوگ آئیں گے اور کہیں گے،'آؤ،ہم خُداوند کے پہاڑ پر چلیں،یعقوب کے خُداکے گھر؛وہ ہمیں اپنے راستے سکھائے گا،اور ہم اُس کے راستوں پر چلیں گے۔'کیونکہ صیون سے شریعت نکلے گی،اور خُداوند کاکلام یروشلم سے۔وہ قوموں کے درمیان فیصلہ کرے گا،اور بہت سے لوگوں کوڈانٹے گا؛وہ اپنی تلواروں کو ہل میں اور اپنی نیزوں کو کدالوں میں تبدیل کریں گے؛قوم قوم کے خلاف تلوارنہ اٹھائے گی،اور نہ ہی وہ جنگ کرنا سیکھیں گی۔"

ایک دن،تمام قومیں یروشلم کی طرف بہہ جائیں گی اور ایک راستباز بادشاہ کے پاس آئیں گی،یسوع،یہودی مسیح۔یہ بالکل ویساہی ہے جیساکہ زکریاہ نے خیموں کے تہوار میں دیکھاتھا۔

زکریاہ14:16

اور یہ ہوگا کہ جو بھی تمام قوموں میں سے بچاہوگاجو یروشلم کے خلاف آئی تھیں،وہ ہر سال بادشاہ،لشکروں کے خُداوند کی عبادت کرنے اور خیموں کا تہوار منانے کے لیے آئیں گے۔"

میرے خیال میں یہ ایک شاندار وقت ہوگا۔کون اِس کا حصہ نہیں بنناچاہے گا؟اِسے خُداکی بادشاہت کہاجاتاہے۔اور اسرائیل کی خوشی اوراس آخری تہوار،خیموں کے تہوار،کی فراوانی اِس سب کی ایک سادہ پیشنگوئی ہے۔بہترین ابھی آنے والا ہے۔

کرنتھیوں2:9 1

"آنکھ نے نہیں دیکھا،کان نے نہیں سنا،اور نہ ہی انسان کے دل میں وہ باتیں آئی ہیں جو خُدانے اُن کے لیے تیار کی ہیں جو اُس سے محبت کرتے ہیں۔"

خلاصہ

:اور خُداوند نے ابرام سے کہا"

اپنے ملک سے نکل جا، '

اپنے خاندان سے

اور اپنے باپ کے گھر سے،

اُس ملک میں جا جو میں تجھے دکھاؤں گا۔

میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا؛

میں تجھے برکت دوں گا

اور تیرا نام عظیم کروں گا؛

اور تو برکت کا باعث ہو گا۔

میں اُن کو برکت دوں گا جو تجھے برکت دیں گے،

اور اُس پر لعنت کروں گا جو تجھ پر لعنت کرے گا؛

'''اور تیرے ذریعے زمین کے تمام خاندان برکت پائیں گے۔

پیدائش 12:1-3

میں یقین رکھتا ہوں کہ ابراہیم کی بلانے کے بعد سے، خُدا کا اسرائیل کے لیے ایک منصوبہ ہے، اور وہ منصوبہ آپ اور مجھے شامل کرتا ہے۔ اسرائیل کا ایک شاندار مستقبل اُس کا انتظار کر رہا ہے۔ (اور یسوع پر ایمان رکھنے والے تمام مومنوں کا بھی۔) یاد رکھیں، یہ اسرائیل کی کسی چیز کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ صرف خُدا کے فضل کی وجہ سے ہے۔ "کیونکہ خُدا کے تحفے اور بلانے کو واپس نہیں لیا جاتا۔" (رومیوں 11:29)

ابراہیم کو بہت صدیوں پہلے خُدا نے بلایا تھا، اور اسرائیل کو بہت صدیوں پہلے خُدا نے بلایا تھا۔ اُنہیں قوموں کے لیے روشنی بننے کے لیے بلایا گیا تھا۔ (یسعیاہ 49:6 دیکھیں) خُدا تبدیل نہیں ہوتا۔ یہ بلانا کبھی واپس نہیں لیا گیا۔ اسرائیل اب بھی خُدا کا چُنا ہوا لوگ ہے، اگرچہ وہ فی الحال خُدا کی برکتوں کی پوری طرح سے لطف اندوز نہیں ہو رہے ہیں۔ تاہم، خُدا نے کیلنڈر کا آغاز اسرائیل کی مصر سے نجات کے ساتھ کیا اور اِس کا اختتام اسرائیل کی فراوانی میں خوشی کے ساتھ کرتا ہے۔ ہم کبھی نہ بھولیں کہ بہترین ابھی آنے والا ہے۔

لیکن میں غلطی کروں گا اگر میں ہر پڑھنے والے کے لیے ایک ذاتی اطلاق نہ کروں۔ آپ خُدا کے مقرر کردہ ترتیب کو چھوڑ نہیں سکتے۔ اُس نے کیلنڈر کا آغاز اسرائیل کے لیے دروازوں کے چوکھٹوں پر خون کے ساتھ کیا۔ اُس نے اِس کا اختتام اسرائیل کی خوشی کے ساتھ کیا۔

پہلے پہلے۔ آپ اُس دن خُدا کے پاس جانے کا کیا منصوبہ بنا رہے ہیں؟ آپ کے دل کے دروازے کے چوکھٹے پر کیا ہے؟ اگر وہاں بے داغ برّے، یشوع/یسوع، کے خون کے علاوہ کچھ بھی ہے—تو میں آپ کو یقین سے کہہ سکتا ہوں، خُدا کے کلام کے مطابق، کہ آپ خُدا سے ملنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ مصر میں، اگر اسرائیل نے اُس بے داغ برّے کے خون کے علاوہ کچھ بھی اپنے دروازوں کے چوکھٹوں پر لگایا ہوتا، تو اُن کا پہلوٹھا اُس شام مر جاتا۔ بے داغ برّے نے اُنہیں موت سے بچایا۔ نہ کچھ زیادہ، نہ کچھ کم۔

آج، ہمارے پاس یہ انتخاب ہے کہ ہم اپنے دلوں پر کیا رکھیں۔ کیا ہم اپنے اچھے کاموں کو اپنے دلوں کے دروازوں کے چوکھٹوں پر رکھیں گے، یا ہم یسوع کے قیمتی کفارہ کے خون پر بھروسہ کریں گے؟ انتخاب ہمارا ہے۔ خُدا کے کیلنڈر کا آغاز کرنے کا کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ اختتام شاندار ہے۔ میری دعا ہے کہ مشہور گیت کے یہ الفاظ آپ "کے بھی ہوں جیسے کہ میرے ہیں: "میری اُمید کسی اور چیز پر نہیں، بلکہ یسوع کے خون اور راستبازی پر قائم ہے۔

اسرائیل کے سات تہواروں میں یسوع

! تہوار|وہ اِسے پورا کرتا ہے

فصح|وہ برّہ ہے

بے خمیر روٹی|وہ ہمارے خمیر (گناہ) کو دور کرتا ہے

پہلی فصل|وہ مردوں میں سے پہلے جی اُٹھا

سات ہفتے|اُس نے روح کو دیا

نرسرے|وہ نرسرا بجتے ہوئے واپس آئے گا

کفارہ|اسرائیل ایک دن کفارہ پائے گا

خیمے|پوری دنیا خوشی منائے گی

ڈگ کارمل کی گواہی

میں 1960 کی دہائی میں ایک نئے تارکِ وطن اسرائیلی مرد اور ایک پہلی نسل کی امریکی یہودی خاتون کے ہاں پیدا ہوا۔ اُن کی شادی صرف دو سال ہی چلی۔ آخر کار، میری ماں چلی گئی اور اپنی ماں کے گھر واپس آ گئی۔ اِن دو یہودی خواتین کی دیکھ بھال میں ہی مجھے میری روایتی یہودی پرورش ملی۔

میری ماں کو ہمارے گزارے کے لیے کام تلاش کرنا پڑا، جس کا مطلب یہ تھا کہ میرا زیادہ تر وقت ایک پیاری یہودی تارکِ وطن کے ساتھ گزرتا تھا جو پرانے ملک سے آئی تھی اور جسے پیار سے میری دادی کہا جاتا تھا۔ وہ روانی سے یدش بولتی تھی، اور نتیجتاً میں نے پرانے ملک کی زبان کو سمجھنا سیکھ لیا۔

میری دادی کی روایت پسندی میری ابتدائی سالوں میں غیر یہودی ماحول کے خلاف بہت واضح تھی۔ ہمارے پاس چاندی کے دو سیٹ تھے: ایک دودھ کے لیے، اور ایک گوشت کے لیے۔ ہم اپنے دادا کی یاد میں سالانہ یورٹزائٹ موم بتیاں روشن کرتے تھے۔ ہم بہار اور خزاں میں یہودی تہواروں کے خاص دن بھی مناتے تھے۔ ہم نیویارک شہر میں ایک بہت عام یہودی گھرانہ تھے!

جبکہ میرے زیادہ تر دوستوں کو ہر اکتوبر کے دن گلی میں بال کھیلنے کی اجازت تھی، لیکن اُس مہینے میں دو خاص دن ایسے تھے جن میں میں حصہ نہیں لے سکتا تھا۔ میں نے تشدد کے خوف سے نہیں، بلکہ اپنے لوگوں سے تعلق کے احساس کی وجہ سے اِن دنوں میں حصہ نہیں لیا۔ یوم کپور اور روش ہشانہ کے مقدس دنوں پر ہم غیر یہودیوں کی طرح برتاؤ نہیں کرتے تھے۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ یوم کپور وہ دن ہے جب ہم روزہ رکھتے ہیں تاکہ خُدا ہمارے گناہوں کو معاف کرے۔ ہم اُس دن کوئی عام سرگرمی نہیں کرتے تھے — یہاں تک کہ لائٹ سوئچ بھی نہیں چلاتے تھے! آپ تصور کر سکتے ہیں کہ یہ دس سالہ بچے کے لیے کتنا مشکل رہا ہو گا، لیکن ہم یہودی تھے! اور اگر خُدا ہم سے یہی چاہتا تھا...

تاہم، جب میں اپنی نوجوانی میں داخل ہوا، تو میں اِن اور دوسری روایتی رسومات کے معنی اور قدر پر غور کرنے لگا۔ سال میں صرف ایک دن روزہ رکھ کر اپنے گناہوں کی معافی کا یہ خیال میرے دل اور دماغ میں الجھن پیدا کرتا تھا۔ میں سال میں صرف ایک دن روزہ کیسے رکھ سکتا تھا اور باقی سال جو چاہوں کر سکتا تھا؟ اور پھر معافی کا سوال وقت کے ساتھ بڑھتا گیا جب میں زندگی کے اُن شعبوں میں داخل ہوا جو میں جانتا تھا کہ خُدا کو پسند نہیں ہیں۔

میں نے سولہ سال کی عمر میں ہائی اسکول سے گریجویشن کیا اور کالج چلا گیا، جہاں میں ایک ایسی طرزِ زندگی کی طرف متوجہ ہو گیا جو آخر کار اُس دور کی تمام سرگرمیوں کو تشکیل دے گی — شراب، عورتوں اور گانوں کی زندگی۔ راک موسیقی اور میرے البمز اور کیسٹوں کا بڑا ذخیرہ میرے اندر ایک پناہ گاہ بن گیا، کیونکہ راک موسیقار میرے دل کی گہرائیوں میں اُترتے محسوس ہوتے تھے۔ میں عورتوں کی خوبصورتی سے بھی متاثر ہوا — مختلف گرل فرینڈز اور تصاویر — ہر وقت اپنے والدین سے چیزیں چھپانے کی کوشش کرتا رہتا تھا۔

مجھے یاد ہے کہ ایک دن میں نے ایک لڑکی کی جیکٹ پر ایک بٹن دیکھا جس پر لکھا تھا، "اب گناہ کرو، بعد میں دعا کرو۔" اِس بیان کا اثر میں کبھی نہیں بھول سکتا، کیونکہ میں نے سوچا، "یہ تو میں ہوں!" میری مذہبی پرورش اب بھی وہاں تھی، گناہوں کی تہوں کے نیچے دب گئی تھی۔ میں اب بھی خُدا سے ڈرتا تھا، اور ماضی پر نظر ڈالتے ہوئے، میں یقین رکھتا ہوں کہ اُس باغی لڑکی کے بٹن کو خُدا نے اپنی روح القدس کے ذریعے میرے گناہ کا احساس دلانے کے لیے استعمال کیا۔

میں نے 1985 میں 21 سال کی عمر میں کالج سے گریجویشن کیا۔ مئی 1986 میں، میں رات کے دیر گئے تک ٹی وی دیکھ رہا تھا (جیسا کہ میری عادت تھی) جب میں نے باہر ایک ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنی۔ میں اپنی ساتویں منزل کے اپارٹمنٹ کی کھڑکی پر گیا اور سر باہر نکالا، لیکن کچھ نظر نہیں آیا۔ کچھ دیر بعد، باہر وہی عجیب آواز دوبارہ ہوئی۔ میں دوبارہ کھڑکی پر گیا، لیکن آسمان میں کچھ نظر نہیں آیا... اور پھر اچانک میرے ذہن میں ایک خیال آیا... "یہ وہ ہے! مسیحی صحیح تھے! یسوع واپس آ رہا ہے اور یہ

آج رات ہے!!"چند سیکنڈ کے لیے، میری آنکھیں آسمان پر جم گئیں جب میں رات کے بادلوں میں گھوڑوں کے ظاہر ہونے اور یسوع کے واپس آنے کا انتظار کر رہا تھا، جیسا کہ مسیحی کہتے تھے کہ وہ ایک دن واپس آئے گا۔

میں بڑے ہوتے ہوئے ٹی وی مبشرین کو سنتا تھا، اور ظاہر ہے کہ کچھ میرے ذہن میں بیٹھ گیا تھا۔ ظاہر ہے کہ خُداوند نے اُس رات بادلوں کو نہیں چیرا، لیکن اُس کی روح نے میرے ابر آلود دل میں سرایت کرنا شروع کر دیا۔ اُس رات مجھے اچانک احساس ہوا کہ میں موت سے کتنا ڈرتا ہوں (کیونکہ میں جانتا تھا کہ میں نے اپنی زندگی میں گناہ کیا ...ہے)، اور میں نے خُدا سے کہا کہ میں اُن چیزوں کو چھوڑ دوں گا جو میں جانتا تھا کہ غلط ہیں۔ خوف کم ہو گیا، لیکن

معافی۔ کوئی شخص واقعی اِسے کیسے حاصل کرتا ہے؟ یہ میرا سوال تھا۔ میرے دل میں یہ بات تھی کہ معافی حاصل کرنے کے لیے سال میں صرف ایک دن روزہ رکھنے سے زیادہ کچھ ہونا چاہیے، لیکن وہ کیا تھا؟ کسی طرح ٹی وی مبشرین نے مجھے یہ بات سمجھائی تھی کہ معافی اور یسوع کا آپس میں گہرا تعلق ہے، اور اُس ہفتے میں یہ سمجھنے کے لیے بہت پرجوش تھا کہ یہ سب کیسے کام کرتا ہے۔ اب مزید ٹالنا ممکن نہیں تھا۔ جیسا کہ لڑکی کے بٹن پر لکھا تھا، "اب گناہ کرو، بعد میں دعا کرو، "لیکن اب مجھے یقین ہو گیا تھا کہ خُدا نے مجھے یہ وعدہ نہیں دیا تھا کہ ایک 'بعد' ہو گا۔ میں نے پورے دل سے یہ جاننے کی کوشش کی کہ معافی کیسے حاصل کی جائے۔ عبادت گاہ نے کبھی واضح طور پر کسی آخرت کے بارے میں بات نہیں کی تھی، اور میں کلیسیا کے غیر ملکی علاقے میں جانا نہیں چاہتا تھا—میں یہودی تھا! لیکن مجھے ایک تنظیم یاد آئی جس کے بارے میں میں !"نے سنا تھا—"جیوز فار جیزس

... ظاہر ہے کہ اور بھی لوگ ہیں جو یہودی ہیں اور یسوع پر ایمان رکھتے ہیں

میں نے اُن کے دفتر کو فون کیا اور دوسرے طرف موجود شخص سے کہا کہ میں بنیادی طور پر نجات چاہتا ہوں۔ اُس نے مجھے شہر میں ملنے کی پیشکش کی۔ جب ہم ملے، تو اُس نے میرے کچھ سوالوں کے جوابات دیے اور پڑھنے کے لیے کچھ اچھی کتابچے دیے۔ اُن میں سے ایک میں گنہگار کی دعا تھی، اور میرے خیال میں میں نے گھر واپس جاتے ہوئے ٹرین میں یہ دعا پڑھی۔ میں نے "دی 700 کلب" کو بھی فون کیا اور ایک فون مشیر کے ساتھ دعا کی جس نے مجھے یقین دلایا کہ میں نجات یافتہ ہوں اور جنت کا راستہ میرے لیے ہے۔

اِس کے بعد میرا رویہ یکسر بدل گیا، لیکن یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ میرا خاندان میرے اپنی گرل فرینڈ سے تعلقات ختم کرنے، اپنے تمام راک البمز توڑنے، وغیرہ سے خوش نہیں تھا... مجھے ہمارے خاندانی ربی، ایک خاندانی مشیر، اور دو تربیت یافتہ اینٹی مشنریز سے ملنے کے لیے لے جایا گیا۔ لیکن اُن کے تمام الفاظ کے باوجود جو مجھے الجھن میں ڈال رہے تھے، خُدا کا ہاتھ اب بھی میرے اوپر تھا۔ ایک جمعہ کو، ایک شبات مسیحائی خدمت میں، میں نے ایک یہودی مومن جہان موسکووٹز کا ایک زبردست پیغام سنا۔ خُدا نے اُس پیغام اور اُس شخص کو میری زندگی میں زبردست طریقے سے استعمال کیا، اور اُس رات میرے تمام شکوک و شبہات اور خوف حقیقی طور پر غائب ہو گئے۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یسوع واقعی یہودی مسیح ہے، اور میں نے دعوت/دوبارہ وقف کرنے کے دوران جواب دیا۔

میں خُداوند اور بائبل کے بارے میں جتنا پڑھ سکتا تھا پڑھنے لگا۔ یہودی صحیفوں میں مسیحائی پیشین گوئیاں (جیسے یسعیاہ 53، دانیال 9:24-26، وغیرہ) یشوع (یسوع) کی طرف واضح طور پر اشارہ کرتی تھیں! ہر دن میں اُس کے قریب ہوتا گیا، اور آخر کار مجھے اپنے خاندان کے اپارٹمنٹ سے نکلنے کے لیے کہا گیا۔ لیکن یہ بہترین ثابت ہوا... میں ایک اور یہودی مومن کے ساتھ رہنے کے قابل ہو گیا، اور میں نے کبھی نہیں پڑھی گئی کتابِ مقدس کو پڑھنا شروع کر دیا—اب اِس خوف کے بغیر کہ میری بائبل ضبط ہو جائے گی (جیسا کہ میری ماں کرتی تھی)۔

اُس وقت سے، خُداوند نے حیرت انگیز کام کیے ہیں۔ سالوں پہلے میری ماں شاید خود ایمان لے آئی (کمزور طریقے سے، لیکن شاید وہ وہاں ہے۔ اُس نے ہسپتال میں یشوع کو بھی دیکھا)۔ میرے پاس ایک بیوی بھی ہے، اور خُدا نے ہمیں پانچ بچے دیے ہیں جو ہمیں ہمیشہ حیران کرتے ہیں اور سب کے پاس ہمیشہ کی زندگی ہے۔